نقابت و خطابت کے شائقین کیلئے انمول تحفہ

جامِ رحیقِ عشق

محمد ھارون شاہ ہاشمی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

زادِ اسیرِ غم، صراطِ سفیرِ عشق
جمالِ طریقِ نو، جامِ رحیقِ عشق

نقابت وخطابت کے شائقین کیلئے انمول تحفہ

جامِ رحیقِ عشق

شاعر :
محمد ہارون شاہ ہاشمی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور 042-7313885

نام کتاب	——	جامِ رحیقِ عشق
شاعر	——	محمد ہارون شاہ ہاشمی
باراوّل	——	ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ / مارچ ۲۰۰۸ء
کمپوزنگ	——	ورڈز میکر
باہتمام	——	سیّد محمد شجاعت رسول شاہ قادری
ناشر	——	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' لاہور
مطبع	——	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	——	1N-129
قیمت	——	[illegible] روپے

85046

ملنے کے پتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ
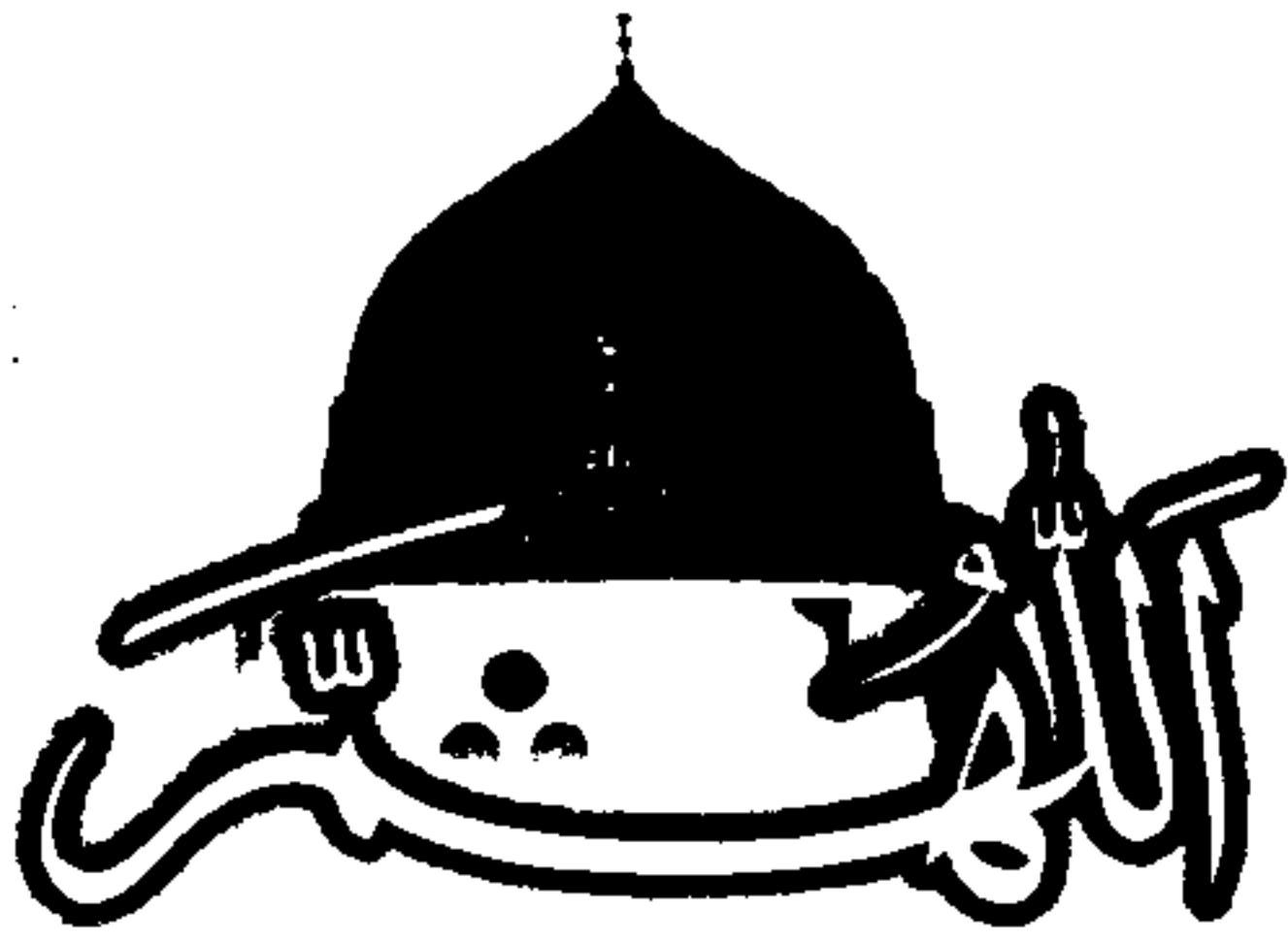
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

انتساب

اس پہلے شخص

کے نام

جس نے اپنی کتاب کو

تاجدارِ انبیاء ﷺ سے منسوب کیا

فہرست

عنوان	صفحہ
انتساب	۵
حمد باری تعالیٰ	۱۱
نعتِ رسولِ مقبول ﷺ	۱۲
ہاشمی گھرانہ	۱۴
مصنف کا تعارف	۱۶
گزارشاتِ مصنف	۱۹
حصہ اوّل	
کشتۂ روح	۲۱
تیری ثناء کیا ممکن (حمد)	۲۳۳
جانے تو کہاں ہوتا ہے (حمد)	۲۴
ثناء تیری (حمد)	۲۵
خدا کا نام	۲۶
تیرا نام جپیوں میں	۲۷
لا الٰہ الا اللہ	۲۸
مقام ہے تمہارا	۳۱
مقام آپ ﷺ کا	۳۲
تیرے جلوے (نعت)	۳۳
تجھ سے لو لگائی ہے	۳۴
دن میں اور راتوں میں	۳۵
تاریک ہے میرا آشیاں	۳۷
دل تیرا دیوانہ	۳۸
آرزوئے محمد ﷺ	۳۹
تیرے شیدائی	۴۰
نعت بترتیب حروف تہجی (اردو)	۴۱
زینت ایمان ہے	۴۴
محفل میلاد	۴۵
اُن کی سرکار	۴۶
مدینے کو دیکھو	۴۷
رُخِ سرورِ انبیاء	۴۸
رُخِ خیر الانام	۴۹
آقا کے در کی گدائی	۵۰
دل مومن کی تنویر	۵۱

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
میلاد کا موسم	۵۳	شہر مدینہ	۸۴
نورِ محمد ﷺ	۵۴	مدینے کی دنیا	۸۵
دل مومن کی ضیاء	۵۷	چارا ہے مدینے میں	۸۶
ہے مدینہ	۵۹	سرکار کے کوچے میں	۸۷
تمہارا مدینہ	۶۰	شیدائی مدینے کا	۸۸
ضیائے رخ رسالت مآب ﷺ	۶۱	مدینہ	۸۹
یاد مدینے کی	۶۳	مدینے کا گلشن	۹۰
مہک مدینے کی	۶۴	دید مدینے کی	۹۱
ضحیٰ کا نقشہ	۶۵	مدینے میں جا کر	۹۲
دیدار مدینے کا	۶۷	محشر کا سہارا	۹۳
مدینے کی نگری	۶۸	نور مدینے کا	۹۴
حُسنِ محمد ﷺ	۶۹	تجھ سے بڑھ کے حسیں نہیں	۹۵
محمد ﷺ نام کی صورت	۷۱	والضحیٰ کا مکھڑا	۹۶
مدینے کا منظر	۷۳	مدینے والے کی محبت	۹۷
معراج کی شب	۷۴	تیرے در پر	۹۸
والنجم اذا ھوٰی	۷۵	مدینے کے کوچے	۹۹
نام محمد ﷺ میٹھے کا	۷۷	دل تیرے شیداؤں میں	۱۰۰
سفر معراج	۷۹	سرکار کی چوکھٹ	۱۰۱
مدینے کا رنگ	۸۰	کاشانہ جو مدینے میں بنا لیتے ہیں	۱۰۲
مدینے کا منظر	۸۱	خدا آباد رکھے تجھے اے مدینہ	۱۰۳
نگری ہے مدینے کی	۸۲	طیبہ کی یاد	۱۰۴
وہ چمن ہے مدینہ	۸۳	مدینے کے لمحات	۱۰۵

عنوان	صفحہ
مریض عشق کی دوا	۱۰۶
درود و سلام پڑھتے ہی رہیں گے	۱۰۷
سرکار کی خاطر	۱۰۸
سرکار کو پلکوں پہ بٹھا کر رہتے ہیں	۱۰۹
سرکار کی الفت میں	۱۱۰
تجھے دل میں بسائے رکھتے ہیں	۱۱۱
نقش یکتا	۱۱۲
سرکار کی الفت دل میں بس گئی ہے	۱۱۳
وہ آئے ہوں گے	۱۱۴
قسمت کی گھڑی	۱۱۵
نہ عقبیٰ میں نہ کعبہ میں	۱۱۶
رُخ سرکار کو جو بھی تکتے	۱۱۷
کرم کی بھیک	۱۱۸
سرکار کو سینے میں بسانے والے	۱۱۹
ربیع الاوّل آیا ہے	۱۲۰
میں نعت خواں ہوں حضور کا	۱۲۱
نبی کا نام	۱۲۲
جگ تک لو وسارا	۱۲۳
سب توں اُچی شان	۱۲۴
اونوں سی کہندے نیں	۱۲۵
تیرے ﷺ عشق دیاں شراباں	۱۲۶
جب ماہ ولادت آتا ہے	۱۲۷
سرکار کی آمد آمد ہے	۱۲۸
قرآن کے پارے	۱۲۹
خدا کا دستور ہے قرآن	۱۳۰
تلاوت کرو قرآن کی	۱۳۱
حسین رضی اللہ عنہ کا ہے نام	۱۳۲
مدحت سرا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی	۱۳۳
قسمت کا روشن ستارا	۱۳۴
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۳۵
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	۱۳۶
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۱۳۷
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۱۳۸
﴿حصہ دوم﴾	
آزادانہ لفظوں کی زنجیریں	۱۳۹
رباعیات	۱۳۹
تلاشِ حق	۱۴۱
معراج	۱۴۵
تیرے در کی خیرات ہے	۱۴۸
ساری خیرات اُن کے در کی ہے	۱۵۰
آمد رسالت	۱۵۳
محبوب آ اور ہم کو دیکھ لے	۱۵۵
خدا کی قدرت	۱۵۷
شفیع روزِ جزا	۱۶۱

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

حضورؐ کی آمد ۱۶۵
گستاخ کی پہچان ۱۶۷

﴿حصہ سوم﴾

جلوۂ مشرق ۱۶۹
رُباعیات ۱۸۳

﴿حصہ چہارم﴾

غزلیات‘ منظومات‘ رُباعیات ۲۰۵
زیب تنہائی ۲۰۵
أین تذهبون ۲۱۸
هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْر ۲۲۰
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۲۲۲
خدا کا خوف ۲۲۵
دنیا ۲۲۷
حدیث ۲۳۱
پندنامہ ۲۳۲
رباعیات ۲۳۶
(اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے) ۲۳۶
(حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے) ۲۳۷

حمد باری تعالیٰ

تیری یاد ہے میرے دل کی تسکین
تو ہی مددگار میرا تو ہی میرا معین
عظمت تیری ہیں کرتے تسلیم
الرحمٰن الرحیم الرحمٰن الرحیم

عطا کرتا ہے تو سب کو رزق کریم
محسن ہے تو اور تو ہی نعیم
عطا کر دے مجھ کو قلب سلیم
الرحمٰن الرحیم الرحمٰن الرحیم

تو ہے غفور اور تو ہی رحیم
سب سے بڑا ہے تو سب سے عظیم
ہارون کو دکھا صراط مستقیم
الرحمٰن الرحیم الرحمٰن الرحیم

☆☆☆

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

آپ سا حسیں کوئی بھی نہیں
آپ کی جبیں ہے نور کی جبیں
سن لیجئے یہ قرآن کی صدا

والضحیٰ والضحیٰ
والضحیٰ والضحیٰ

عظیم ہی تو تھے انبیاء تمام
مگر آپ ہی تو سب کے ہیں امام
قصیدہ سب نے ہے آپ کا پڑھا

والضحیٰ والضحیٰ
والضحیٰ والضحیٰ

جان اپنی ان پہ جو وارتا نہیں
وہ عاقبت کبھی سنوارتا نہیں
اجل خبیب کی اس پہ ہے گواہ

والضحیٰ والضحیٰ
والضحیٰ والضحیٰ

یہ قدسی سبھی ان کے ہیں غلام
ان پے سبھی یہ پڑھتے ہیں سلام
کس قدر عظیم ہے ان کی بارگاہ

والضحیٰ والضحیٰ
والضحیٰ والضحیٰ

کرے ہارونؔ کیا ان کی بات
ان کی لکھے کیسے کوئی نعت
خدا نے خود جن سے ہے یہ کہا

والضحیٰ والضحیٰ
والضحیٰ والضحیٰ

☆☆☆

ہاشمی گھرانہ

ترگ میں ہوا آباد اک ہاشمی گھرانہ
صفات کا مرکز بے مثل اور یگانہ

یار محمدؒ نے پائی رفیقۂ حیات کاظمی
اہل بیت سے ہوا فیضیاب خونِ ہاشمی

جناب یار محمدؒ تھے دین کے خادم
پانچوں بیٹے جن کے ہوئے تھے عالم

چرچا سب میں رضا محمد کا تھا
ان پہ تھی خاص رب کی عطا

بیٹے ان کو خدا نے تھے چھ دیئے
گلستان علم میں وہ پھولے پھلے

اول اسحاق شاہ ہیں ذہانت کے پیکر
نہیں حاضر دماغ کوئی جن سے بڑھ کر

اسمٰعیل شاہ کہ ہے شجاعت کا پیکر
طاقت کا پیکر، جلالت کا پیکر

یونس شاہ کہ ہے قسمت کا بادشاہ
دم بھرتے ہیں ہزاروں اس کے پیار کا

ادریس شاہ میں نمایاں فروتنی ہے
مزاح سے بھرپور اس کی زندگی ہے

الیاس شاہ نے کیا ٹاپ جامعہ پنجاب میں
وہ بھی بی اے کے مشکل نصاب میں

ہارون شاہ بھی ہے اسی گھرانے کا فرد
رکھتا ہے سینے میں یہ دل پردرد

☆☆☆

نسبتوں کے سلسلے عظمتوں سے مل گئے
ہاشمیوں کے رشتے کاظمیوں سے مل گئے

مصنف کا تعارف

محمد ہارون شاہ ہاشمی کے ساتھ مجھے تقریباً تین سال کا عرصہ اس وقت گزارنے کا اتفاق ہوا۔ جب میں ایل ایل بی (Law) کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ میں نے انہیں کیسا پایا' وہ بطور ایک دوست کے قلم بند کر رہا ہوں۔

محمد ہارون شاہ ہاشمی 10 جنوری 1974ء میں میانوالی کے ہاشمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کو ایک معروف مذہبی سکالر ڈاکٹر علامہ رضا محمد شاہ ہاشمی کے فرزند ہونے کا شرف اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم میانوالی سے حاصل کی۔ پانچویں اور آٹھویں کلاس میں وظیفے کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں سنٹرل ماڈل سکول میانوالی سے پاس کیا۔ اس کے بعد قسمت ان پر سایہ فگن ہوئی اور دینی و دنیاوی تعلیم کیلئے منہاج القرآن اسلامک یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ داخلہ ٹیسٹ میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے 1999ء میں سند فراغت اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ہاتھوں میڈل حاصل کیا۔ 2003ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔

محمد ہارون شاہ ہاشمی بیک وقت شاعر' خوبصورت خطیب' بہترین نقیب اور اچھے مدرس ہیں۔ سب سے پہلی کتاب 1991ء میں لکھی جب آپ میٹرک کے طالبعلم تھے۔ 1995ء میں رہنمائے مقرر 1997ء میں زر نقابت قلمبند کی جب آپ منہاج یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور گفتار کی کرنیں' اصولِ خطابت' در مکنون قلم بند کیں۔

ہارون شاہ ہاشمی کو جس شدت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کا چشم دید گواہ میں ہوں۔ اس تکلیف نے حصول منزل میں رکاوٹ بھی کھڑی کی۔ اس عنوان کے تحت ان کے درج ذیل اشعار سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

اوج ثریا کو چھو سکتے تھے میرے یہ ہاتھ
افسوس کہ صحت نے دیا نہ میرا ساتھ

....

مصائب و آلام کے شکنجے میں گزر گئی
زندگی میری موت کے پنجے میں گزر گئی

....

تڑپ تڑپ کے گزریں میری زندگی کی راتیں
روز ہوتی تھیں موت سے میری ملاقاتیں

....

اتنی جلدی رخت سفر کیوں باندھ لیا ہاروںؔ
ابھی جینے کے دن تھے کچھ تو جی لیتے

....

مصائب و آلام کی وہ گھڑیاں میرا برداشت کر لینا
میں نہیں جانتا کہ یہ صبر مجھ سے کیسے ہو گیا

....

محمد ہارون شاہ ہاشمی کی تحریر و تقریر میں نکتہ بیانی کا رنگ بہت نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو ان کی حضرت عبداللہ بن عباس سے نسبت ہے۔ چنانچہ وہ خود کہتے ہیں۔

مجھ میں کمال فن کوئی، خدا کی قسم نہیں ہے
فرزند ابن عباس ہوں فیض میرا کم نہیں ہے

اور دوسری وجہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے ساتھ منسلک ہونا ہے چنانچہ اس کی بابت وہ کہتے ہیں۔

میرے انداز بیاں سے کیوں جھومے نہ جہاں
میں بھی شاگرد ہوں آخر سخن کے بادشاہ کا

....

تو ہے شاگرد رشید طاہرؔ ہارون
تجھے سزاوار ہے نکتہ بیانی

شاہ صاحب میں ذوق شاعری علامہ اقبالؒ کی بدولت پیدا ہوا۔ وہ اپنی شاعری کو کلام اقبال کا فیض سمجھتے ہیں جیسا کہ اپنی شاعری کے بارے میں کہا۔

شمشیر کی تاثیر ہے پنہاں میری مے میں
الفاظ میرے ہیں پر اقبال کی لے میں

اس کے ساتھ اقبال جیسے عظیم شاعر کے سامنے اپنی حیثیت کو یوں بیان کرتے ہیں۔

تو دامان سخن ہے یہ میرے ہات کچھ بھی نہیں
اقبال ترے آگے میری اوقات کچھ بھی نہیں

شاہ صاحب قرآن کی انقلابی فکر کے داعی و حامل ہیں اور اسی فکر کو عام کرنا چاہتے ہیں اور یہ ایک مثالی کام ہے جو تا ابد رہتا ہے اس کا حوالہ انہوں نے خود دیا ہے۔

کیوں یاد نہ رکھے گا مجھے گزرتا ہوا زمانہ
انداز مرا ہے سب سے جدا' افکار ہیں یگانہ

....

حالات سمٹ کر مرے افکار میں ہیں
ڈھونڈے گا زمانہ میری سوچ کے اسباب

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو صحت و عافیت کے ساتھ ترقیاں عطا فرمائے۔
امین بجاہ سید المرسلین

محبوب حسین چوہدری ایڈووکیٹ
ہائی کورٹ لاہور
0300-4376157

گزارشات مصنف

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء و المرسلین

معزز قارئین کرام!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا پہلا شاعری مجموعہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں ہرگز اپنے کلام کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ اسے کتابی صورت میں تشکیل دیا جائے کیونکہ میں کوئی اتنا اچھا شاعر نہیں ہوں لیکن تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ناچیز کی کتاب ''زرنقابت'' کو جو پذیرائی ملی یہ میری امیدوں سے بہت بڑھ کر تھی۔ اس کتاب میں میرا کلام بھی شامل تھا۔ اس کلام کو بے شمار نقیبوں نے سٹیج پر پڑھ کر سنایا جس سے یہ بات میرے اوپر عیاں ہوئی کہ مجھ ناچیز کا کلام اگرچہ فنون سخن کے لحاظ سے اتنا عمدہ تو نہیں لیکن سادہ اور عام فہم ہونے کی بدولت یہ کئی محافل کی زینت بنا لہٰذا اس کے پیش نظر میں نے اپنے اس کلام کو جو آج سے تقریباً 15 سال قبل لکھا گیا اور پھر اس میں مزید کچھ نیا کلام شامل کر کے اس کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔

مجھے اس وقت بھی وہ لمحات یاد آ رہے ہیں جبکہ میں پانچویں کلاس کا طالبعلم تھا اور میں نے نعت لکھ کر اپنے چچا شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد ہاشم شاہ صاحب کو دکھائی۔ انہوں نے نعت کو پڑھا' مجھے داد دی اور فرمانے لگے کہ اگر واقعتاً یہ نعت تم نے خود لکھی ہے تو ایک دن آئیگا کہ تم اچھے شاعر بن جاؤ گے۔

شاعری کی طرف رجحان بڑھا تو میں نے شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ کا کلام ذوق و شوق کے ساتھ پڑھا اور اس سے رہنمائی حاصل کی۔

پھر مجھے جب نقابت کے فرائض سرانجام دینے کے مواقع میسر آئے تو بعض اوقات مجھے فی البدیہہ شعر کہنے کا موقع بھی ملا اور ان اشعار کو بہت سراہا گیا۔ بہرحال شاعری سو فیصد خداداد صلاحیت ہے۔ یہ میری پہلی کاوش ہے۔ امید ہے کہ اسے علمی و فنی حلقوں میں سراہا جائے گا۔

اس کتاب میں حمد' نعت' مناقب' رباعیات' غزلیات اور منظومات کو جمع کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے چار حصے ہیں۔

(1) پہلا حصہ جس میں' حمد و نعت اور مناقب کو جمع کیا گیا۔ اس حصے کا نام ''کشتۂ روح'' رکھا گیا ہے۔

(2) دوسرے حصے میں رباعیات شامل ہیں اور آزادانہ شاعری بھی اس حصے کا نام ''لفظوں کی زنجیریں'' ہے۔

(3) تیسرے حصے کا نام ''جلوۂ مشرق'' ہے۔ اس حصے میں بطور ایک عقیدت مند کے شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال سے سوالات کیے گئے ہیں جس پر ان کے کلام سے لئے گئے اشعار سے جوابات دیئے گئے ہیں۔

(4) چوتھے حصے کا نام ''زیب تنہائی'' ہے۔ اس حصے میں غزلیات اور منظومات شامل ہیں۔ شاعری میں اوزان اور بحروں کا تجربہ وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔

معزز قارئین ! یہ کتاب جس کا نام میں نے ''درمکنون'' یعنی چھپے ہوئے یا سنبھالے ہوئے موتی رکھا ہے۔ یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ اس سے جہاں استفادہ کریں' وہاں مجھ گنہگار کیلئے دعا بھی کریں اور اس حوالے سے بہتر تجاویز سے بھی مجھے آگاہ کریں۔ میں اس موقع پر اپنے محترم دوست سید شجاعت رسول شاہ صاحب کا شکرگزار ہوں جن کی کاوشوں سے یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں امت محمدیہ ﷺ کا صحیح معنی میں خدمتگار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا دوست

محمد ہارون شاہ ہاشمی

برائے رابطہ: 0333-4239057

حصہ اوّل

کشتۂ روح

تیری ثناء کیا ممکن (حمد)

مجھ سے ناچار سے تیری ثناء کیا ممکن
کروں تیری بندگی کا حق ادا کیا ممکن

ہر ایک نے یہ مانا کہ تو رہتا ہے پاس اپنے
تجھے کوئی بھی نہ دیکھ سکا کیا ممکن

وہ جس کو تو نے گراں کر دیا ہے یارب
اسے کر دے کوئی بیش بہا کیا ممکن

تیرا ہی نور رہتا ہے دائم جہاں میں
دیکھ لے کوئی تیرا جلوہ کیا ممکن

ہارونؔ سے ناچیز کو بھی دے اپنا آسرا
تیرے سوا کسی کا سہارا کیا ممکن

جانے تو کہاں ہوتا ہے (حمد)

کبھی عیاں کبھی پنہاں ہوتا ہے
کوئی کیا جانے تو کہاں ہوتا ہے

اندھیروں میں بھی تیری یاد ہوتی ہے
صبح دم تیرا ذکر و بیاں ہوتا ہے

پھیلے ہوئے۔ دیکھ کر کوہ و بیابان
سب پہ تیری جلالت کا گماں ہوتا ہے

دلوں میں سدا تیری یاد رہتی ہے
تیرا ذکر ہی ورد زباں ہوتا ہے

اس کی نگاہ میں رہتے ہیں لمحہ لمحہ
جہاں جاتے ہیں ہارون وہ نگہبان ہوتا ہے

ثناء تیری (حمد)

چراغ شب دیجور ہے ثناء تیری
عاشقوں کا دستور ہے ثناء تیری

انسان کو فسق و فجور و عصیاں سے
ہر لحظہ رکھتی دور ہے ثناء تیری

کوئی غافل ہے و لیکن کوئی طالب
دل خاکی میں مستور ہے ثناء تیری

اسی سے آرام پاتی ہے روح کی دنیا
دل مومن کا نور ہے ثناء تیری

الٰہی خطائیں بخش دے تو ہارونؔ کی تمام
یہ لایا تیرے حضور ہے ثناء تیری

خدا کا نام

دلوں کو دیتا ہے تسلی خدا کا نام
اندھیروں میں مثلِ تجلی خدا کا نام

ہیں اسی کے چرچے اسی کی باتیں
نگر نگر ہے گلی گلی خدا کا نام

اسی کے ورد سے مہکتے ہیں پھول
اور لے کے کھلتی ہے کلی خدا کا نام

حرف حرف ہے قندیل کی طرح روشن
رکھتا ہے حروف جلی خدا کا نام

اسی سے ملتی ہے تقویٰ کی خیرات
بندے کو بناتا ہے ولی خدا کا نام

ہارون میری دعا ہے کہ ہم سے
چھوٹنے پائے نہ کبھی خدا کا نام

☆☆☆

تیرا نام جپوں میں

تیرا نام جپوں میں اللہ اللہ
ہر وقت کہوں میں اللہ اللہ
عیاں مجھ پے ہو تیری تسبیح
تیرا ذکر سنوں میں اللہ اللہ
ترے گھر کا سفر ہو مجھ کو نصیب
اس در کو تکوں میں اللہ اللہ
عاجزی ہو پہچان میری
رو رو کے کہوں میں اللہ اللہ
دکھ درد میں تو مجھے یاد رہے
یک لخت کہوں میں اللہ اللہ
جس حال میں میں ہارون رہوں
بس ورد کروں میں اللہ اللہ

لا الٰہ الا اللہ

آبشاروں سے گرتا ہوا پانی
سناتا ہے اک حسین کہانی

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

ساحل سے ٹکراتی ہوئی موجیں
گاتی ہیں مل کے مچھلیوں کی فوجیں

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

زبانوں کو اپنی وہ سجا رہے ہیں
طیور شاخوں پہ گن گنا رہے ہیں

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

وجد میں ہیں شاخوں کی نلیاں
گاتی ہیں کھل کھل کے کلیاں

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

شبنم کے وہ معصوم سے قطرے
ٹالتے ہیں یہ کہہ کے خطرے

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

چشموں سے پانی جو بہہ رہا ہے
ادا سے اپنی وہ یہ کہہ رہا ہے

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

ستاروں کے ورد زبان ہے یہی
کہتا زمیں سے آسماں ہے یہی

لا الٰہ الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ

سب رسولوں کا اعلان ہے یہی
قرآن کا بھی فرمان ہے یہی

لا الٰہ الا اللہ

لا الٰہ الا اللہ

چاندنی چاند کی جو بکھر رہی ہے
تسبیح وہ بھی یہ کر رہی ہے

لا الٰہ الا اللہ

لا الٰہ الا اللہ

یہ فصل گل سے ہے بالا ترانہ
تقدیس میں اس کی ہے سارا زمانہ

لا الٰہ الا اللہ

لا الٰہ الا اللہ

ہارونؔ میرے دل کا خزینہ
جگمگاتا ہے جس سے مومن کا سینہ

لا الٰہ الا اللہ

لا الٰہ الا اللہ

مقام ہے تمہارا

بلند تر نبیوں میں مقام ہے تمہارا
ذکر لبوں پے جاری عام ہے تمہارا

بدل کر بن گیا وہ بہاروں کا مرکز
ہوا جس ویرانے میں قیام ہے تمہارا

تیری عطا کہ ہمیں در کی نوکری بخشی
ہم خطا کاروں پے کتنا انعام ہے تمہارا

چھا گیا ابر کرم سب درد مٹ گئے
لیا غم کے ماروں نے جب نام ہے تمہارا

اس پر بھی ہو جائے اب کرم یارسول اللہ ﷺ
ہارون بھی ناچیز سا غلام ہے تمہارا

مقام آپ ﷺ کا

بلند تر ہے نبیوں میں مقام آپ ﷺ کا
ذکر جاری لبوں پہ ہے عام آپ ﷺ کا

بدل کر بنا وہ بہاروں کا مرکز
جس ویرانے میں ہوا قیام آپ ﷺ کا

عطا کردی ہمیں اپنے در کی گدائی
ہم خطا کاروں پہ ہے کتنا انعام آپ ﷺ کا

مٹے پل میں سارے رنج و الم
غم کے ماروں نے جب لیا نام آپ ﷺ کا

بھرم رکھ لو اس کا بھی رحمت عالم
ہارون ناچیز بھی ہے غلام آپ کا

☆☆☆

تیرے جلوے (نعت)

مہرو ماہتاب کی روشنی میں تیرے جلوے
پھول پھول میں ہیں کلی کلی میں تیرے جلوے

ساری زمین پر ہے جاری تیرا ذکر و بیان
دیکھے نگر نگر میں گلی گلی میں تیرے جلوے

آقا تیرے چاہنے والے ہزاروں قطب ابدال دیکھے
پائے غوث، غوث میں ولی ولی میں تیرے جلوے

جگمگا رہے ہیں دونوں عالم آقا تیرے فیض سے
تیرے طفیل آشکارا ہیں سب اور سبھی میں تیرے جلوے

بُلا لو اپنے شہر میں، دکھا دو رخ زیبا آپ ﷺ کا
ہارونؔ بھی دیکھے تیری حاضری میں تیری جلوے

تجھ سے لو لگائی ہے

تجھ سے لو لگائی ہے دو جہاں چھوڑ کر
مدینے کو گھر بنایا ہے اپنا آشیاں چھوڑ کر

ہر مشکل اس کی آسان ہو گئی آقا تیرے فیض سے
جس نے بھی تجھے دل سے پکارا زباں چھوڑ کر

جو مل جائے خاک مدینہ فردوس کی آرزو کون کرے
سوئے جنت کون جائے تیرا آستاں چھوڑ کر

یا سرورِ انبیاء کوئی نہیں ہے اپنا تیرے سوا
پھر تیرا در چھوڑ کے جائیں تو کہاں چھوڑ کر

اپنے پاس بلا لو اپنی کملی میں چھپا لو
تڑپاؤ گے کب تک ہارون کو یہاں چھوڑ کر

دن میں اور راتوں میں

دن میں اور راتوں میں
ہیں رہتے ان کی باتوں میں
ہے لذت ملتی نعتوں میں
نغمے ان کے گاتے ہیں

ہجر میں آنکھیں روتی ہیں
لمحے وصل کے موتی ہیں
آس میں ان کی ہوتی ہیں
نغمے ان کے گاتے ہیں

ان کی چاہت دولت ہے
ان کی الفت نعمت ہے
سراپا جن کی رحمت ہے
نغمے ان کے گاتے ہیں

عاشق ان کے سینے ہیں
رہتے شہر مدینے ہیں
پاتے نور خزینے ہیں
نغمے ان کے گاتے ہیں

دل سے ان کو چاہتے ہیں
گیت ان کے گاتے ہیں
رحمت رب کی پاتے ہیں
نغمے ان کے گاتے ہیں

ہاروںؔ تمنا کرتے ہیں
نام پہ ان کے مرتے ہیں
ورد انہی کا کرتے ہیں
نغمے ان کے گاتے ہیں

☆☆☆☆

تاریک ہے میرا آشیاں

تاریک ہے میرا آشیاں تیرے بغیر
بے منزل ہے ہر کارواں تیرے بغیر

کون کرتا میرے صدف کو گوہر
اے قطرۂ نیساں تیرے بغیر

ترے آنے سے مل گئیں رونقیں
خالی تھا یہ جہاں تیرے بغیر

چھائی تھیں چار سو تاریکیاں
اے شمع ضوفشاں تیرے بغیر

مدینے میں بلواؤ ہارونؔ کو
یہاں نہیں شادماں تیرے بغیر

دل تیرا دیوانہ

دل ہے تیرا دیوانہ یارسول اللہ ﷺ
ہر کوئی تیرا پروانہ یارسول اللہ ﷺ

کس کو مل سکتی ہے تیری مثال
تم دو جہاں میں ہو یگانہ یارسول اللہ ﷺ

للہ اتنا کرم ہو مجھ پے میرے نبی
مجھ کو بھی اپنا بنانا یارسول اللہ ﷺ

مجھ پے بھی کر دو اپنی کملی کا سایہ
مقدر میرا چمکانا یارسول اللہ ﷺ

بلا کر ہارون کو بھی اپنے مدینے
دید جلووں کی کرانا یارسول اللہ ﷺ

آرزوئے محمد ﷺ

مرے دل میں بسی ہے آرزوئے محمد ﷺ
تڑپاتی ہے روز جستجوئے محمد ﷺ

سرِ محشر جو مجھ سے ہوئی باز پرس
کہہ دوں گا ہوں گدائے کوئے محمد ﷺ

خود خدا ان پے پڑھتا ہے درودوسلام
ہے کتنی عظیم آبروئے محمد ﷺ

ان کے الطاف سے مہک اٹھتے ہیں پھول
گلستان کے گلوں میں ہے بوئے محمد ﷺ

جسد اپنا گرچہ ہے طیبہ سے دور
مگر دل تو چل رہا ہے سوئے محمد ﷺ

دل میں ہاروؔن نہ رکھ خوف محشر
عاصیوں سے نبھانا ہے خوئے محمد ﷺ

تیرے شیدائی

رہتے ہیں تیرے شیدائی مدینے میں
حسیں فطرت کی ہے زیبائی مدینے میں

بجا کے وجود اپنا ہے دور مدینے سے
پر دل نے محفل ہے سجائی مدینے میں

مقدر میرا بھی سنور جائے گا اک دن
سب نے قسمت ہے چمکائی مدینے میں

ہر جانب تھے ان کے نور کے جلوے
نظر جس طرف بھی ہے اٹھائی مدینے میں

ہاروؔن تو روتا ہے فرقت میں یہاں
جو ہوتی ہے کسی کی رسائی مدینے میں

نعت بترتیب حروف تہجی (اردو)

ا- اللہ کی باتیں، بتاتے رہے
ب- بزم عالم کو، سجاتے رہے

پ- پسند آپ کی ہے، خدا کی رضا
ت- توصیف آپ کی ہے، روح کی غذا

ٹ- ٹلتے ہیں غم، نگاہ کرم سے
ث- ثمر مل رہے ہیں، ان کے کرم سے

ج- جگ سارا ہے غلام ان ﷺ کا
چ- چرچا رہے گا صبح و شام ان کا

ح- حق کا پیام ہے آپ نے سکھایا
خ- خیر کا نغمہ ہے سب کو سنایا

د۔ دوزخ کی آگ بجھاتے ہیں آپ
ڈ۔ ڈوبتی ناؤ کنارے لگاتے ہیں آپ

ذ۔ ذات حق کی مدحت کریں گے
ر۔ روز قیامت شفاعت کریں گے

ڑ۔ "ڑ" بھی ان ﷺ پے نثارا کروں
ز۔ زائر بن کے اِن کا نظارہ کروں

س۔ سب رسولوں سے بالا ہیں آپ ﷺ
ش۔ شان میں سب سے اعلیٰ ہیں آپ ﷺ

ص۔ صحابہ آپ کے تھے نرالے سبھی
ض۔ ضرر کسی کو نہ دینے والے کبھی

ط۔ طالب ہیں تیرے دیدار کے
ظ۔ ظرف دل بھریں گے انوار سے

ع۔ عشق آپ کا ہے ہماری نشانی
غ۔ غرض اپنی بس یہی ہے پرانی

ف- فدا آپ پر ہیں شمس و قمر
ق- قربان آپ پر ہیں شجر و حجر

ک-کرتے ہیں ملک آپ ﷺ کو سلام
گ-گاتے ہیں گیت آپ کے تمام

ل- لکھا عرش پے ہے نام آپ ﷺ کا
م- مخلوق پڑھتی ہے کلام آپ ﷺ کا

ن- نہ پایا کسی نے حسین آپ ﷺ سا
و- واللہ ثانی نہیں کہیں آپ ﷺ کا

ہ- ہوئے آپ ہی عرش پے جلوہ گر
ء- اعلیٰ نہیں کوئی آپ سے بڑھ کر

ی- یہ کرم ہے کتنا احسان ہے
ے- یہ ہارون ان کا ثنا خوان ہے

سارے حروف ان پے واریں گے ہم
ارے محمد ﷺ محمد ﷺ پکاریں گے ہم

زینت ایمان ہے

زینت ایمان کی ہے محبت رسول ﷺ کی
نظروں میں بس گئی ہے الفت رسول ﷺ کی

دے دی کتاب خدا نے بھیجا رسول بھی
تاحشر باقی ہے سیرت رسول کی

یکتا ہیں آپ آپ سا کوئی بھی نہیں
اپنی مثال آپ ہے، صورت رسول کی

بادشاہ ہو کوئی یا کوئی ہو عام سا فقیر
سب کیلئے عام ہے رحمت رسول کی

روز محشر سے ہاون ڈروں کس لئے
عاصیوں کو سینے لگانا ہے عادت رسول کی

محفل میلاد

سج رہی ہے محفل میلاد رسول کریم کی
دلوں میں محبت ہے آباد رسول کریم کی

دور دور سے آ رہے ہیں چل چل کے لوگ
ملتی ہے غلاموں کو داد رسول کریم کی

سارا گھر ہی لٹا دیا اسلام پے حسین نے
محسن ہے دین کی اولاد رسول کریم کی

جدا رہتے ہیں سب سے ان کے در کے اسیر
غلامی کرتی ہے آزاد رسول کریم کی

ہارونؔ ان کے در سے ملتی رہیں مسرتیں
ہمیشہ رہے امت شاد رسول کریم کی

اُن کی سرکار

ان کی سرکار میں جب میری حاضری ہو گی
اللہ اللہ سعادت کی وہ گھڑی ہو گی

میں گدا ہوں سرکار کا، گویا شاہ سنسار کا
ان کے در کی چاکری پے فدا سکندری ہو گی

منگتا ہوں نورعین کا، گدا سرو کونین کا
پلکیں بچھاؤں گا جب تشریف آوری ہو گی

میں ہوں ان کا سوالی کریں گے وہ رکھوالی
حشر میں کام آئیں گے جب افراتفری ہو گی

کریں گے وہ کرم میرے گھر میں رکھیں گے قدم
ہاں طیبہ سے ان کی سواری چل پڑی ہو گی

مدینے کو دیکھو

جو کرنا ہے نظارا نور خدا کا مدینے کو دیکھو
جہاں بسیرا ہے سرور انبیاء کا مدینے کو دیکھو

مدینے کا ذرّہ ذرّہ ہے مثل آفتاب روشن
جہاں نور پھیلا ہے مصطفیٰ ﷺ کا مدینے کو دیکھو

ارے حاجیو اب مدینے میں آؤ کعبے کو دیکھ کر
جہاں پر ہے کعبے کا کعبہ مدینے کو دیکھو

مدینے میں ہر سو مصطفیٰ کے کرم کے فیض ہیں جاری
ہے یہ خزینہ سخی شہنشاہ کا مدینے کو دیکھو

نہ رہے گی تمہارے دل میں پھر جنت کی کوئی حسرت
ہارون مدینے میں جا کے تم ذرا مدینے کو دیکھو

رُخِ سرورِ انبیاء

جس نے رخ سرور انبیاء دیکھا
اس نے خدا کے نور کا جلوہ دیکھا

جچتا نہیں اس کی نگاہ میں کعبے کا منظر
آنکھوں سے جس نے کعبے کا کعبہ دیکھا

ہر دل آقا تیری تمنا سے ہے روشن
جس کو بھی ہے دیکھا تیرا شیدا دیکھا

جو بھی آیا منگتا آپ نے شاہ بنا دیا
ان کے در پر یہ منظر ہے عطا کا دیکھا

یاد نبی سے ہے روشن ہارونؔ کا سینہ
جس نے بسایا دل میں ہے اجالا دیکھا

رُخِ خیّرالانام

جو آنکھوں سے اپنی رخ خیرالانام دیکھ لے
وہ خدا کی کتاب دیکھ لے وہ خدا کا کلام دیکھ لے

جب لیا نام ان کا، باطل کو پاش پاش کر گیا
پاس اپنے ہے جو مومن وہ صمصام دیکھ لے

سارے جہاں نے دیکھا خسرو پرویز پر غضب
جو بھی ٹھکرائے نام نبی اپنا انجام دیکھ لے

شان وشوکت میں ہیں وہ سب نبیوں سے عظیم
ان کے پیچھے سر بستہ کھڑا تھا ہر امام دیکھ لے

بڑھ رہی ہے دل میں ان کے دیدار کی آرزو
کبھی آنکھوں سے آپ کو ہارونؔ آپ کا غلام دیکھ لے

آقا کے در کی گدائی

اپنے آقا کے در کا میں ہوں گدا' میری کیا بات ہے
ان کی چوکھٹ پہ ہے دل میرا فدا' میری کیا بات ہے

میں جب بھی محو الم ہوا اک پل میں مجھ کو افاقہ ملا
لج پال جہاں ہیں میرے دردِ آشنا' میری کیا بات ہے

مری زندگی خوشیوں سے بھری رہی' باندی بن کے قسمت کھڑی رہی
اتنا ان کا کرم' اتنی ان کی عطا' میری کیا بات ہے

وہ مسرتوں کے خوبصورت امیں' مثل جن کی کہیں بھی نہیں
فرقت میں ہیں وہ میرا آسرا' میری کیا بات ہے

رحمت کا دریا وہ بہتا رہا' سائل بن کے میں بھی بیٹھا رہا
آب رحمت مجھ کو بھی ملتا رہا' میری کیا بات ہے

ہارونؔ سخن سے میرا رشتہ نہ تھا اپنا کبھی یہ پیشہ نہ تھا
ان کی الفت نے کیا ہے شعر آشنا' میری کیا بات ہے

دل مومن کی تنویر

دل مومن کی ہے تنویر آقا کی محبت
شب تار میں ضو کی ہے تصویر آقا کی محبت

اک اعلان بپا ہے بوصیری کی زباں سے
ہر لمحہ مصیبت میں ہے اکسیر آقا کی محبت

قرآن ایک کتاب ہے جس کے متن کی
ہے تشریح و وضاحت و تفسیر آقا کی محبت

ایمان عشق و محبت کی ایک عمارت ہے
کرتی ہے جسے تعمیر آقا کی محبت

الفت و چاہت و راحت و ایماں
ہے مقدر و قسمت و تقدیر آقا کی محبت

روح کو عطا کرتی ہے یہ معراج ایمانی
قلوب کو کرتی ہے تسخیر آقا کی محبت

جو وابستہ ہوتا ہے دربار رسول کریم سے
بنا لیتی ہے اسے اپنا اسیر آقا کی محبت

ہارونؔ عالم آفاق سے مجھ کو نہیں غرض
اپنی تو ہے دولت و جاگیر آقا کی محبت

☆☆☆

میلاد کا موسم

ہر سو ابر رحمت چھایا ہے' میلاد کا موسم آیا ہے
سنیوں نے محفل کو سجایا ہے' میلاد کا موسم آیا ہے

فردوس سے آ کر حوریں دائی حلیمہ سے یہ کہتی ہیں
تو نے جھولی میں نبی کیسا پایا ہے' میلاد کا موسم آیا ہے

واللہ عرش بریں پے دھوم مچی ہے ان کی آمد کی
قدسیوں نے مل کے یہ گایا ہے' میلاد کا موسم آیا ہے

چپ مت بیٹھے وہ ان کی آمد کے گیت گا تا جائے
جو بھی ان کی محفل میں آیا ہے' میلاد کا موسم آیا ہے

ان کی آمد پے خوش ہیں جتنے ان کے دیوانے ہیں
سنیوں نے نعرہ یہ لگایا ہے' میلاد کا موسم آیا ہے

ہارونؔ اپنی تو بس دولت ہے محبت ان کے در کی
سب نے فیض انہی کا پایا ہے' میلاد کا موسم آیا ہے

نورِ محمد ﷺ

اپنے کرم سے خالق نے
اس ارض و سما کے مالک نے
جسے قریہ قریہ پھیلایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

انجم جس سے چمکے ہیں
ستارے جس سے دمکے ہیں
شمس، قمر ہیں جس کا سایہ
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

گلشن گلشن مہکے گا
یہ قریہ قریہ پھیلے گا
جو پربت پربت ہے چھایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

جب ہونٹ تبسم کرتے ہیں
شمشیر کی مانند لگتے ہیں
ماتھا جس کا گلھایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

جس نے تاب نرالی ہے
اپنے رُتبے عالی سے
شمس، قمر کو شرمایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

ظلم کا بندھن جس نے توڑا
حق سے دامن جس نے جوڑا
باطل جس سے گھبرایا
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

اب کام محبت کر دے گی
سب جام محبت کر دے گی
الفت کا جو سرمایہ
وہ نور محمد ﷺ کہلایا

مقدر سے اور قسمت سے
جس نور کے نوری جھرمٹ سے

آنکھ نے برتن بھر پایا

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

رخسار منور تارے ہیں
وہ ابرو بہت پیارے ہیں
چہرا جس کا نکھرایا

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

جو ٹھہرا بہت اعلیٰ ہے
رتبہ جس کا بالا ہے
عرش ہے جس کا پایہ

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

حسن کو اور قادر کو
پھر اپنے پیارے طاہر کو
عاشق جس نے ٹھہرایا

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

ہارونؔ پیار کا سرمایہ
من میں اپنے جو آیا
عشق سے جس نے گرمایا

وہ نور محمد ﷺ کہلایا

دل مومن کی ضیاء

ہے دل مومن کی ضیاء مصطفیٰ ﷺ کا نام
خدا سے کرتا ہے آشنا مصطفیٰ ﷺ کا نام

ہے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کا یہ چین
گلزار جنت کی ہے ہوا مصطفیٰ ﷺ کا نام

تمثیل میں بن گیا وہ حبیب کا مدینہ
جس من میں سما گیا مصطفیٰ ﷺ کا نام

ادویہ کو چھوڑ کر طبیب میری خیر کر
سرہانے آ کر لے ذرا مصطفیٰ ﷺ کا نام

بدعقیدہ اٹھ کے خود بھاگ جائے گا
سبھی مل کے لو ذرا مصطفیٰ ﷺ کا نام

کسی پر تو شاق گزرتا ہے یارسول اللہ ﷺ
کوئی جھوم کر ہے لیتا مصطفیٰ ﷺ کا نام

جعلتک ذکری فرما کے خدا نے سمجھا دیا
اس کے نام سے ہرگز نہیں جدا مصطفیٰ ﷺ کا نام

صبح و شام جپتے رہتے ہیں وہ شوق سے
عاشقوں کیلئے ہے شفا مصطفیٰ ﷺ کا نام

ہارون لے لے کے میں تھکتا نہیں کبھی
واہ کس قدر ہے اچھا مصطفیٰ ﷺ کا نام

ہے مدینہ

جس کا ہوں میں پروانہ ' ہے مدینہ
ہر کوئی ہے جس کا دیوانہ ' ہے مدینہ

وہ جس سے آتی ہے فردوس کی خوشبو
حسن فطرت کا بے مثل خزانہ ' ہے مدینہ

کون لا سکتا ہے شہر نبی کی مثال
ساری خدائی میں یگانہ ' ہے مدینہ

عشاق کے دل مائل رہتے ہیں سوئے مدینہ
ہر عاشق کا ہارونؔ ٹھکانہ ' ہے مدینہ

تمہارا مدینہ

ہے نور خدا کا نظارا، تمہارا مدینہ
دل و جان سے ہے پیارا، تمہارا مدینہ

بہاروں کی کھیتی نظاروں کی دھرتی
ہے آنکھوں کا تارا، تمہارا مدینہ

نوری گلیاں نوری رستے نور نور ہر شے
نور ہی نور ہے سارا تمہارا مدینہ

شکر کے سجدے بجائے گا سر اپنا جھکائے گا
دیکھے جو ہارون بیچارا تمہارا مدینہ

ضیائے رخ رسالت مآب ﷺ

رُخِ سرکار دو عالم کی ضیاء اللہ اللہ
تن اطہر پہ سجی زلفیں سیاہ اللہ اللہ

نورانی بچے کو لئے گود میں کہتی تھی حلیمہ
اتنا حسین پہلے نہیں دیکھا اللہ اللہ

یہ سرکار کی عظمت ہے کہ دست مبارک میں
پتھر دیتے ہیں صدا اللہ اللہ

جہاں سرکار دوعالم نے لمحات گزارے تھے اکیلے
وہ منزل اقدس غار حرا اللہ اللہ

سرکار کی انگلی میں پنہاں تسخیر ہے کتنی
اشارے سے قمر ہوتا ہے فدا اللہ اللہ

سرکار کی خدمت میں لگے حیدر کی نماز
قضا بھی ہو گئی تھی ادا اللہ اللہ

کیفیت دل ہوگی دیوانے کی کیا جب
گنبد خضریٰ پہ پڑتی ہے نگاہ اللہ اللہ

دو عالم کے وہ مالک ہو کر نانِ جویں پہ
کر لیتے تھے، گزارا اللہ اللہ

جب کبھی کرتا ہوں ذکر شانِ محمد ﷺ
ہارون دل دیتا ہے صدا اللہ اللہ

یادِ مدینے کی

رہ رہ کے ہے آتی یاد مدینے کی
ہے غریبوں کو ستاتی یاد مدینے کی

مجھ فرقت کے مارے کو ہے چین کہاں
جاں رکھتی ہے پیاسی یاد مدینے کی

میں ہوں پریشاں سرور کہاں حاصل
عطا کرتی ہے اداسی یاد مدینے کی

سرکارِ کے در کی جدائی رکھتی ہے پشیماں
ہارونؔ آنسو ہے رلاتی یاد مدینے کی

مہک مدینے کی

بہاروں کو رنگ ہے پہناتی مہک مدینے کی
کچھ ایسی ادا سے ہے آتی مہک مدینے کی

کرتی ہے معطر میرے بدبو سے گھرانے کو
عفونت کو ہے مٹاتی مہک مدینے کی

چل یار کی نگری یاں رہنے سے کیا حاصل
مجھے مدینے میں ہے لے جاتی مہک مدینے کی

رہ رہ کے فدا ہوتے ہیں ہاروں سے پروانے
عشق نبی کی ہے شمع جلاتی مہک مدینے کی

ضحیٰ کا نقشہ

حسن تیرا ہے واللیل ضحیٰ کا نقشہ
چہرا ہے کیا انوار خدا کا نقشہ

مصور کا قلم خود ہے پیغام رسا
اس سے بڑھ کے نہیں اچھا نقشہ

ظلمت آفاق میں یہ قندیل نما ٹھہرا
اندھیروں میں کرتا ہے اجالا نقشہ

اکیم مثلی نے ہے یہ راز بتایا ہم کو
کہیں بھی نہیں کوئی دوسرا ایسا نقشہ

ارے خود کو سرکار کی مانند کہنے والے
شیشے میں ذرا دیکھ ہے کیسا تیرا نقشہ

سجتا ہے خدا کی مرضی سے مخلوق کا حسن
حق نے تیری مرضی سے بنایا تیرا نقشہ

تیرے رخ انور کی جو ہوتی اس کو خبر
ہرگز مجنوں کو نہ بھاتا لیلیٰ نقشہ

اس کی قسمت پہ نازاں ہوگئی ساری خدائی
خواب میں وہ جس نے ہے دیکھا نقشہ

ہارونؔ پہ پیامؔ سنا دو لوگوں کو
اس نقشے کے تصدق سے ہے میرا نقشہ

دیدار مدینے کا

قسمت میں ہو میری دیدار مدینے کا
سفر رہے جاری ہر بار مدینے کا

فدا ہیں مدینے پے سارے جہاں کی بہاریں
طواف ہے کرتی گلزار مدینے کا

اک میں ہی نہیں ہوں عاشق جان لے دنیا
ذکر سبھی ہے کرتی سنسار مدینے کا

چھوٹے یہ جہاں مجھ سے تو افسوس نہ ہوگا
دولت ہے ہارونؔ اپنی پیار مدینے کا

مدینے کی نگری

ہے جنت کی جنت مدینے کی نگری
سراپا ہے رحمت مدینے کی نگری

ہے سامان مسرت دلوں کی راحت
سکوں کی ہے دولت مدینے کی نگری

اندھیروں میں ضو سب سویروں کی شمع
ہے بہاروں کی رنگت مدینے کی نگری

ہے بے کسوں کا سہارا، ناچاروں کا چارا
اور غریبوں کی عشرت مدینے کی نگری

عاشقوں کی عزت خدا کی ہے رحمت
ہارون کی ہے ثروت مدینے کی نگری

حُسنِ محمد ﷺ

انوار خدا کا روشن دھارا حُسنِ محمد ﷺ
قدرت نے فرصت سے سنوارا حُسنِ محمد ﷺ

یہی حسن ہے عالم ارض و سماء کی زینت
فرش کی رونق عرش کا تارا حُسنِ محمد ﷺ

فردوس کے حسن سے اس کو غرض نہیں رہتی
بن جائے جس کا نظارا حُسنِ محمد ﷺ

اسی کے فیضان سے ہر زینت ہے مزین
زیب و زینت ہر رخ زیبا را حُسنِ محمد ﷺ

روشن خوب ہوا پھر وہ نور خدا سے
خالق نے جس دل میں اتارا حُسنِ محمد ﷺ

اس کی عظمت پے فدا ہوتی ہے یہ خدائی
جس پے ہوتا ہے آشکارا حُسنِ محمد ﷺ

من رانی فقدراء الحق کی تفسیر کرتی ہے وضاحت
انوار خدا کا ہے نظارا حُسنِ محمد ﷺ

ہر حسن کو اس حسن کی بدولت ہے فروغ
رخ یوسف کا ہے سہارا حُسنِ محمد ﷺ

ہاروؔن مانا کہ حور و غلمان بھی ہیں خوبصورت لیکن
ہمیں سب سے ہے پیارا حُسنِ محمد ﷺ

محمد ﷺ نام کی صورت

ہر چیز کو تخلیق فرمایا مالک نے
ہے کیا خوب فن دکھایا مالک نے

خود مٹی سے بنا کے آدمؑ کو
فرشتوں سے سجدہ کروایا مالک نے

کائنات کے سارے پردوں میں
ہے حسن سجایا مالک نے

چاند کے روشن چہرے کو
خود آپ بنایا مالک نے

شاخ پے بیٹھی بلبل کو
ہے کیا گیت سکھایا مالک نے

افلاک میں پھرتے سورج کو
ہے نور پہنایا مالک نے

محمد ﷺ نام کی صورت میں
ہے نور سجایا مالک نے

مدینے کا منظر

جب آنکھوں نے دیکھا مدینے کا منظر
سوا جنت سے تھا مدینے کا منظر

خدا کی جنت بھی طلبگار ہے جس کی
دکھائے ہر کسی کو خدا مدینے کا منظر

عطا کر رہا ہے جو عاشقوں کو چین
خدا سلامت رکھے سدا مدینے کا منظر

جنت کی حسرت پھر دل سے جاتی رہی
ہارون جب سے دیکھا مدینے کا منظر

معراج کی شب

ہے اک منبع انوار معراج کی شب
محبوب سے الفت کا اظہار معراج کی شب

دیکھے ہیں کہ جس میں آقا نے نور کے لمحے
ان کیلئے ٹھہری ہے بہار معراج کی شب

لوگ دیتے ہیں معراج کو نام سفر کا
لیکن ہے محبت و پیار معراج کی شب

میرا بھی وہی ہے تجھ سے جو ہوا وابستہ
یہ دونوں نے کیا اقرار معراج کی شب

میری آنکھوں نے محبت سے ہے دیکھا ہارون
مسرور تھے سرکار معراج کی شب

والنجم اذا ھویٰ

مسندان کی عرش بریں
خلق کی جس تک پہنچ نہیں
محمد ﷺ سا ہے کون بھلا

والنجم اذا ھویٰ
والنجم اذا ھویٰ

لوگ آتے ہیں اور مٹتے ہیں
پر آپؐ دلوں میں رہتے ہیں
نام کے ان کو ہے بقا

والنجم اذا ھویٰ
والنجم اذا ھویٰ

جبریل جہاں پے رہ گئے
آپ وہ کر کے طے گئے
سدرۃ المنتہیٰ

والنجم اذا ھویٰ
والنجم اذا ھویٰ

اقصیٰ میں جب وہ گئے
سب ان کے پیچھے ہو گئے
وہ نبیوں کے بنے پیشوا

والنجم اذا ھویٰ
والنجم اذا ھویٰ

نغمے ان کے گاتے ہیں
نعتیں ہم سناتے ہیں
ہارون دل دیتا ہے صدا

والنجم اذا ھویٰ
والنجم اذا ھویٰ

نام محمد ﷺ میٹھے کا

ہر دل کو منور کرتا ہے
خیر سے دامن بھرتا ہے
پھر ایمان مزین کرتا ہے
نام محمد ﷺ میٹھے کا

واہ قسمت اپنی کیسی ہے
نعت لبوں پے رہتی ہے
یہ ساری دنیا لیتی ہے
نام محمد ﷺ میٹھے کا

جو ان کا قلندر ہوتا ہے
قسمت کا سکندر ہوتا ہے
جس دل کے اندر ہوتا ہے
نام محمد ﷺ میٹھے کا

پہچان ہے اپنی نام ان کا
ہے ذکر لبوں پہ عام ان کا
جو جپتے ہیں۔ہے بناتا کام ان کا
نام محمد ﷺ میٹھے کا

ہارون دلوں میں رہتے ہیں
وہ رحمت رب کی دیتے ہیں
یہ سارے مل کر لیتے ہیں
نام محمد ﷺ میٹھے کا

سفرِ معراج

سفرِ معراج گرچہ بہت دور کا تھا
طے ہوا جلد اس لئے کہ حضور کا تھا

ناز کعبہ ہے طوافِ مصطفیٰ ﷺ کا
جانے یہ گھومتے تھے کہ وہ گھومتا تھا

رشک حجرِ اسود ہے چومنا مصطفیٰ کا
جانے یہ چومتے تھے کہ وہ چومتا تھا

جب سرِ عرش تھے میرے حضور ﷺ
ہارون وہ منظر کیسا سرور کا تھا

مدینے کا رنگ

سب رنگوں پہ ہے چھایا مدینے کا رنگ
خدا نے کتنا حسین بنایا مدینے کا رنگ

رہی جنت کی حسرت نہ کسی نعمت کی چاہت
خدا نے جب سے دکھایا مدینے کا رنگ

بے کسوں کا سہارا ہے بے چاروں کا چارا
اور سب غریبوں کا سرمایہ مدینے کا رنگ

میں اسیر ہوں نبی ﷺ کا بس فقیر ہوں نبی کا
مجھ کو پسند ہے آیا مدینے کا رنگ

مدینے کا منظر

ساری خلقت ہے فدا جس پر وہ منظر ہے مدینے کا
نازاں ہے مخلوق خدا جس پر وہ منظر ہے مدینے کا

یہ وہ گلشن ہے کبھی خزاں آ سکتی نہیں جس پر
رہتی ہے بہار سدا جس پر وہ منظر ہے مدینے کا

اس سے رونق ہے زمین پر آتے ہیں ملائک بھی یہاں
سایہ کرتی ہے جنت کی ہوا جس پر وہ منظر ہے مدینے کا

غریبوں کی یہ عشرت ہے کہ یہ شہر نبی ہے ہارونؔ
رشک کرتا ہے نبی کا گدا جس پر وہ منظر ہے مدینے کا

نگری ہے مدینے کی

اب اپنی نگاہوں میں نگری ہے مدینے کی
جنت کی ہواؤں میں نگری ہے مدینے کی

یہ مدینہ ہے کہ ٹکڑا ہے عرش خدا کا
عرش معلیٰ کی فضاؤں میں نگری ہے مدینے کی

کہتے ہیں موت سے پہلے اک بار دکھادے مولا
لوگوں کی دعاؤں میں نگری ہے مدینے کی

ہم عاشق ہیں نبی کے آرزو رکھتے نہیں دنیا کی
بس اپنی تمناؤں میں نگری ہے مدینے کی

وہ چمن ہے مدینہ

جس پہ ہر چمن ہے نثارؔ وہ چمن ہے مدینہ
جہاں سدا رہتی ہے بہارؔ وہ چمن ہے مدینہ

جس کے خار بھی ہیں پھولوں سے حسین تر
جسے چومتی ہے گلزارؔ وہ چمن ہے مدینہ

مدینے کے مناظر کیا ہیں بس نور کے نظارے ہیں
جہاں جھلکتے ہیں خدا کے انوارؔ وہ چمن ہے مدینہ

خدا کی رحمت کے سحاب چھائے رہتے ہیں وہاں
جہاں رہتے ہیں سرکارؔ وہ چمن ہے مدینہ

مصائب و آلام مرے گھر کیوں آئیں گے ہاروںؔ
وابستہ ہے جس سے پیارؔ وہ چمن ہے مدینہ

شہر مدینہ

ہر دل کی ضیاء ہے شہر مدینہ
مرکز جود و سخا ہے شہر مدینہ

ہر سمت میں ہیں نظارے نور خدا کے
دید میں جنت سے سوا ہے شہر مدینہ

خزاں سے پاک ہیں مدینے کی بہاریں
جس پہ رونقیں ہیں فدا ہے شہر مدینہ

شہر نبی ﷺ سے وابستہ ہیں میری یادیں
ہاروان اپنا آسرا ہے شہر مدینہ

مدینے کی دنیا

ہے دل میں بسی مدینے کی دنیا
کتنی حسیں ہے سجی مدینے کی دنیا

وہ جنت کے حسن کا منتظر رہے کیوں
جس نے ہے دیکھی مدینے کی دنیا

نمایاں ہیں ہر طرف وہاں سویرے سویرے
ہے نور خدا سے بھری مدینے کی دنیا

غیر کو دل میں سمانا ہاروؔن اپنا شیوہ نہیں
ہے من میں ہر گھڑی مدینے کی دنیا

چارا ہے مدینے میں

ہر ناچار کا چارا ہے مدینے میں
ہم سب کا سہارا ہے مدینے میں

قدرت نے سارے جہاں کو روپ ہے بخشا
نور خدا کا دھارا ہے مدینے میں

نہ ہو کیونکر ہر دل میں مدینے کی طلب
سب امت کا پیارا ہے مدینے میں

دیکھو کچھ ایسی ادا سے خالق نے
رنگ فطرت کا نکھارا ہے مدینے میں

کیوں نہ رہے یہ دل میرا مدینے میں
ہارون اپنا دلارا ہے مدینے میں

سرکار کے کوچے میں

فطرت نے عجب رنگ ہے دکھایا سرکار کے کوچے میں
اللہ نے کیا خوب نور ہے برسایا سرکار کے کوچے میں

آنکھوں نے نہیں دیکھا اسے جنت کی طلب کرتے کبھی
وہ جس نے ٹھکانا ہے لگایا سرکار کے کوچے میں

وہ کونسی ساعت ہے جس میں وہاں برستی نہیں رحمت
رب کی رحمت کا ہے سایہ سرکار کے کوچے میں

ہم تو رہتے ہیں یہاں پر مگر یہ دل اپنا ہارونؔ
ہم نے کاشانہ ہے بنایا سرکار کے کوچے میں

شیدائی مدینے کا

دل اپنا ہے بنایا شیدائی مدینے کا
ہے ہر ایک کو پایا شیدائی مدینے کا

دور رہنا سرکار کی چوکھٹ سے روا نہیں پروانے کو
یاں رہ کے ہے پچھتایا شیدائی مدینے کا

رنج دوری کا مٹا کر یارب پہنچا دے مدینے میں
اب تڑپتا ہے خدایا شیدائی مدینے کا

جب سرکار کی چوکھٹ پے ہو تو سرکار یہ کہہ دیں
ہارون ہے آیا شیدائی مدینے کا

مدینہ

خدا ہمیں بھی دکھائے مدینہ
آنکھوں میں سمائے مدینہ

ہو مری آنکھ محو تری دید میں
خدا وہ گھڑی لائے مدینہ

منتظر ہوں یہاں میں اس بات کا
مجھے آقا بلائے مدینہ

ہارونؔ بھی کبھی تیری دید سے
پیاس اپنی بجھائے مدینہ

مدینے کا گلشن

سدا بہاریں لئے جگمگا رہا ہے مدینے کا گلشن
مہک سارے جہاں میں مچا رہا ہے مدینے کا گلشن

وہ پیارے گلوں کی رنگت وہ حسیں کلیوں کی رونق
پھر عنا دل کو وہ یاد آ رہا ہے مدینے کا گلشن

ان کے نام ہی کی مہک آتی ہے مدینے میں ہر طرف
مصطفیٰ ﷺ کے نغمے گن گنا رہا ہے مدینے کا گلشن

میں جہاں جاؤنگا میرے دل سے آئے گی مدینے کو خوشبو
ہارون بھی اپنا من بنا رہا ہے مدینے کا گلشن

دید مدینے کی

ہر دل کی حسرت ہے دید مدینے کی
ہر ایک کی چاہت ہے دید مدینے کی

اللہ اللہ کتنے حسیں ہیں مدینے کے نظارے
آنکھوں کی طراوت ہے دید مدینے کی

ہر آن بے چین ہیں رہتے دور مدینے سے
عشاق کی لذت ہے دید مدینے کی

من پاتا ہے سکوں دیدار شہر نبی سے
ہارونؔ دل کی راحت ہے دید مدینے کی

مدینے میں جا کر

خدا کی قدرت ہے دیکھی مدینے میں جا کر
آنکھ دیوانہ وار ہے تکتی مدینے میں جا کر

رہتے ہیں یہاں پر تو بے بس مجبور مگر
غلاموں کی تقدیر ہے بنتی مدینے میں جا کر

ساری دنیا سے جدا بستی ہے مدینے کی
خدا کی رحمت ہے برستی مدینے میں جا کر

شمع عشق ہے مدینے میں پروانہ بن کے تم جانا
فدا کرنا اپنی ہستی مدینے میں جا کر

محشر کا سہارا

روزِ محشر جب نہ کوئی سہارا ہو گا
غلاموں کی زباں پے نام تمہارا ہو گا

سرکار بلالو اب تو مجھے دربار پے اپنے
کب تک جدائی میں میرا گزارا ہو گا

معراج کی رات خالق نے کہا تھا محبوب سے اپنے
میرا بھی وہی ہو گا جو کوئی تمہارا ہو گا

ان کی جدائی میں یہ دل کچھ اور تڑپنے دو
ہارون مدینے میں ہر درد کا چارا ہو گا

نورمدینے کا

چمکتا ہے ادھر ادھر نور مدینے کا
کرتا ہے تاریکی میں سحر نور مدینے کا

اپنے سینے میں لئے آفتاب کو شرماؤں
میسر ہو مجھ کو اگر نور مدینے کا

بس تکتا ہی رہوں میں میٹھے مدینے کو
جنت کا ہے منظر نور مدینے کا

دیتا ہے طراوت آنکھوں کو وہ اپنی
جب تکتی ہے نظر نور مدینے کا

رنگت میں خالق نے ہے کیسے کو نکھارا
ہارونؔ اعلیٰ ہے ثمر نور مدینے کا

تجھ سے بڑھ کے حسیں نہیں

تجھ سے بڑھ کر کوئی حسیں نہیں خدا کی قسم
تیرے سوا نور کی کوئی جبیں نہیں خدا کی قسم

خدائی میں یکتا ہے پایا حق نے بے مثل ہے بنایا
تجھ سا مکھڑا کہیں نہیں خدا کی قسم

وہ سر نہیں جو ترے قرباں نہ ہو وہ من نہیں جس میں نہاں نہ ہو
ویرانہ ہے دل جو تیرا مکیں نہیں خدا کی قسم

جیسا تو نے ہے چاہا خالق نے ہے ویسا تجھ کو بنایا
حضور آپ سا کوئی نہیں، نہیں خدا کی قسم

تڑپتا ہے یہ دور رہ کر جیتا ہے یہ بے سرور رہ کر
ہارون کو یاں میسر تسکیں نہیں خدا کی قسم

والضحیٰ کا مکھڑا

واللیل ہے مو تیری والضحیٰ ہے مکھڑا تیرا
جھلکتا انوارِ خدا تنِ اطہر ہے سراپا تیرا

آرزو ہے یہ سینے میں مجھ کو بھی بلا لو مدینے میں
فراق میں رو رو کے تیرے کہتا ہے یہ شیدا تیرا

تیرے چھونے سے صدا دیتے خلقت کو حق بات سنا دیتے
تیری نبوت کے شہید ہوئے پتھروں نے کلمہ ہے سنایا تیرا

چمک یہ آفتاب کہاں رکھتا تیرے مکھڑے کی کوئی تاب کہاں رکھتا
یہ قدرت ہے کہ خالق نے جلوہ ہے چھپایا تیرا

یہ ناچیز بھی ہے ترے در کا سوالی دیکھے یہ بھی وہ سنہری جالی
ہارون اشک بہاتا ہے جب یاد آتا ہے مدینہ تیرا

مدینے والے کی محبت

دل میں محبت ہے بسائی مدینے والے کی
یہ خلقت ہے شیدائی مدینے والے کی

اس نے آنکھوں سے نور خدا کا ہے خزینہ دیکھا
اللہ نے جسے دید کرائی مدینے والے کی

جھکتی ہے خدائی آ کر اس کے قدموں میں
جو بھی کرتا ہے گدائی مدینے والے کی

ایک میں ہی لب پہ نہیں رہتا لئے نام محمد ﷺ
ثنا خواں ہے ساری خدائی مدینے والے کی

یہ ارض و سماء آئے وجد میں اور جھوم اٹھے
ہارونؔ جب نعت سنائی مدینے والی کی

تیرے در پر

ہر کوئی ہے آنے کو تیار تیرے در پر
ہر کوئی ہوتا ہے نثار تیرے در پر

ترے دربار کی رنگت کو قدرت نے ایسا ہے نکھارا
خود ہوتی ہے فدا گلزار تیرے در پر

ہر شہر میں آتی ہے اک بار خزاں بھی آخر
لیکن سدا رہتی ہے بہار تیرے در پر

اور کچھ بھی نہیں آقا بس ہارونؔ کو تیرے
نصیب ہو جانا بار بار تیرے در پر

مدینے کے کوچے

دل میں ڈیرہ بسا گئے مدینے کے کوچے
عاشق مدینہ بنا گئے مدینے کے کوچے

دل کو قرار نہیں ہے اب بے دید مدینہ
تڑپ ایسی تڑپا گئے مدینے کے کوچے

گو اپنا بدن یہاں ہے مگر روح ہے وہاں
میرا دل مدینہ بنا گئے مدینے کے کوچے

ان کے در سے دور ہونا گوارا نہ کرنا
ہارونؔ پیام یہ سنا گئے مدینے کے کوچے

دل تیرے شیداؤں میں

دل تیرے شیداؤں میں آیا ہو گا
کیا رنگ قرنی کی اداؤں میں آیا ہو گا

یاد نہیں رہے ہونگے اسے دنیا کے یہ سائے
جو گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں آیا ہوگا

ہرگز وہ جنت کی بہاروں میں نہیں ہو گا
جو لطف مدینے کے صحراؤں میں آیا ہو گا

آلام کی یہ دنیا تجھے چھوڑ کے زائر بطحا
مزہ کیا مدینہ کی فضاؤں میں آیا ہو گا

سرکار کی چوکھٹ

سر ہو گا فدا اپنا سرکار کی چوکھٹ پر
لے جائے گا خدا اپنا سرکار کی چوکھٹ پر

جھک جائے گی جبیں لیکن سر کو خبر تک ہی نہیں ہو گی
یوں ہو گا سجدہ ادا اپنا سرکار کی چوکھٹ پر

اس در کی رسائی پے رہ رہ کے آتا ہے خیال ہم کو
لٹائیں گے کیا اپنا سرکار کی چوکھٹ پر

بس کچھ دیر ہے جانے کی دکھ درد کے ماروں کو
سنائیں گے دکھڑا اپنا سرکار کی چوکھٹ پر

ہارونؔ اک مریض ہوں میں سرکار کی الفت کا
ہے علاج و دوا اپنا سرکار کی چوکھٹ پر

کاشانہ جو مدینے میں بنالیتے ہیں

کاشانہ جو مدینے میں بنا لیتے ہیں
دنیا ہی میں جنت کو وہ پا لیتے ہیں

خدا آباد رکھے تجھے اے نور مدینہ
تیری چمک سے سورج کو شرما لیتے ہیں

ایک ہنر اے الٰہی کیا رشک آور ہے ہمارا
کہ ہم بھی سرکار مدینہ کی نعت سنا لیتے ہیں

واہ کیا خوب چال ہیں چلتے زائر شاہ مدینہ کے
سرکار کو تکتے ہی اپنی پلکوں پے بٹھا لیتے ہیں

تو بھی ہارون سرکار کا پروانہ ہے چل سوئے مدینہ
سنا ہے سرکار دیوانوں کو کملی میں چھپا لیتے ہیں

خدا آباد رکھے تجھے اے مدینہ

خدا آباد رکھے تجھے اے مدینہ
بڑی شوکت ملے تجھے اے مدینہ

وہ ناداں تو نہیں کہ آرزوئے جنت کرے
جو آنکھوں سے دیکھے تجھے اے مدینہ

نہ دنیا میں دیکھے نہ جنت میں پائے
جو منظر ہیں ملے تجھے اے مدینہ

ہاروؔن کعبہ تکے پھر مدینے کو پہنچے
اپنی آنکھوں سے دیکھے تجھے اے مدینہ

طیبہ کی یاد

جب طیبہ کی یاد آتی، ہے حالات بدلتے ہیں
دل بھی مچلتا ہے اور آنسو بھی ٹپکتے ہیں

سرکار کی الفت کا عجب سا ہے دیکھا منظر
سوئے جنت جاتا ہے زمانہ عاشق مدینے کو ہی چلتے ہیں

سب ظلمتوں کے داغ مٹا کر وہ کرتے ہیں اجالا
اندھیروں کی گھٹاؤں میں ماہتاب کی صورت ہی نکلتے ہیں

میری سرکار کے دیوانوں کو جو مل جائے خاک مدینہ
ہارونؔ سر پہ بھی ملتے ہیں آنکھوں پہ بھی ملتے ہیں

مدینے کے لمحات

مدینے کے لمحات کیا کر گئے
مریض عشق کو اچھا کر گئے

جس طرف بھی چلے وہ شاہ زمن
اندھیروں میں سب اجالا کر گئے

بے مانگے حضور ﷺ نے ہیں بھری جھولیاں
ہم غریبوں پے کتنا سخا کر گئے

شفاعت کے لے کے وہ سارے خزانے
اپنی امت کا ایک آسرا کر گئے

مجھ گنہگار کو دے کے اپنے در کی گدائی
ہارونؔ مصطفیٰ ﷺ کتنا بھلا کر گئے

مریض عشق کی دوا

مریض عشق کی مدینے میں دوا ہوتی ہے
عشاق کو کب یہ دوری روا ہوتی ہے

ایک میں ہی نہیں مرتا سرکار کے مکھڑے پر
ارے ہاں ساری دنیا اس پے فدا ہوتی ہے

ہم پے کرم کردو اور دکھا دو دربار اپنا
صبح و شام یہی دیوانوں کی صدا ہوتی ہے

اس وقت ہوتا ہے دراصل کعبے کا نظارا
جب آنکھ مصروف دید گنبد خضریٰ ہوتی ہے

اسے قبولیت پے پہنچاتا ہے ان پہ درودوسلام
یہ ہو نہ اگر تو معلق بندے کی دعا ہوتی ہے

درود و سلام پڑھتے ہی رہیں گے

درود و سلام ہم ان پے پڑھتے ہی رہیں گے
اس پاک عبادت سے سنورتے ہی رہیں گے

مری سرکار کا چرچا یونہی رہے گا قائم
سبھی جلنے والے جلتے ہی رہیں گے

آنکھیں ان کے فراق میں روتی ہی رہیں گی
دل ان کی طلب میں مچلتے ہی رہیں گے

مدینے میں نہ جائیں گے جب تک ہم لوگ
اشک اپنی آنکھوں سے ٹپکتے ہی رہیں گے

سن کے نام محمد ﷺ ہارونؔ اپنے انگوٹھے
چوم چوم کے آنکھوں سے لگتے ہی رہیں گے

سرکار کی خاطر

لاکھ جانیں، ہوں نثار سرکار کی خاطر
سدا دل میں رہے پیار سرکار کی خاطر

ان کی عطا ہے ہر چمنستان کی رونق
جو بھی آتی ہے بہار سرکار کی خاطر

خالق نے ان کی تڑپ سے ایسا ہے نوازا
کہ ہیں مرنے کو تیار سرکار کی خاطر

آشیاں ہو مبارک اسے خلد مدینہ کا
جس نے چھوڑے گھر بار سرکار کی خاطر

سرکار کو پلکوں پے بٹھا کر رہتے ہیں

ہم سرکار کو پلکوں پے بٹھا کر رہتے ہیں
دل ان کی محبت سے سجا کر رہتے ہیں

جب بھی یاد آتے ہیں مدینے کے لمحات
اشک ان آنکھوں میں لا کر رہتے ہیں

جو بھی رہتے ہیں سرکار کی چوکھٹ پر
وہاں سر اپنا جھکا کر رہتے ہیں

محبت ہے بس سینے میں کچھ ایسی شہر نبی کی
ہارون دل مدینہ بنا کر رہتے ہیں

سرکار کی الفت میں

ہم سدا رہتے ہیں سرکار کی الفت میں
بن کے گدا رہتے ہیں سرکار کی الفت میں

دوئی پسند ہونا محبت میں ہے جرم یقیناً
دنیا سے جدا رہتے ہیں سرکار کی الفت میں

دیوانوں پر کھا ہے اپنی اداؤں سے کبھی تم نے
کہ آیا رہتے ہیں سرکار کی الفت میں

ہر آن ورد زباں رکھتے ہیں نام نبی ہارونؔ
محو ثنا رہتے ہیں سرکار کی الفت میں

تجھے دل میں بسائے رکھتے ہیں

تجھے دل میں بسائے رکھتے ہیں
تیری یاد لبوں پے سجائے رکھتے ہیں

آقا لے کر تیری یادوں کو تصور میں
دل کو مدینہ بنائے رکھتے ہیں

رہتے ہیں مگن یاد شہ بطحا میں
ان کی محفل کو سجائے رکھتے ہیں

ہاروؔن دیکھ لیتے ہیں جو سرور دو عالم کو
وہ اپنی پلکوں پے بٹھائے رکھتے ہیں

نقش یکتا

واہ کیا خوبروٗ ہے نقش یکتا تیرا
جس کو بھی دیکھا ہے شیدا تیرا

سر تیرا فدائی اور آنکھ ہے تیری تمنائی
اس دل کو بنا رکھا ہے کوچا تیرا

اور نہ تڑپاؤ دکھا دو شہر مدینہ مجھ کو
غم فرقت میں شیدائی ہے روتا تیرا

اپنے کرم کی اس کو بھی بھیک عطا کردو
کاسہ لئے در پے کھڑا ہے منگتا تیرا

سرکار کی الفت دل میں بس گئی ہے

سرکار کی الفت دل میں بس گئی ہے
حضور ﷺ کی چاہت دل میں بس گئی ہے

مدینے کے لمحات ابھی تلک مجھ کو بھولے نہیں
وہاں گزری مدت دل میں بس گئی ہے

ان کی یاد سے پاتا ہوں میں سکون
بلا کی راحت دل میں بس گئی ہے

عشق رسول ﷺ کی تڑپ جسے مل گئی ہاروںؔ
کیا بڑی دولت دل میں بس گئی ہے

وہ آئے ہوں گے

دل مچل رہا ہے وہ آئے ہوں گے
ہر کوئی سنبھل رہا ہے وہ آئے ہوں گے

سارے بتوں کا صنم خانے میں
دم نکل رہا ہے وہ آئے ہوں گے

آج خزاں کی صعوبتوں کا مارا
باغ مچل رہا ہے وہ آئے ہوں گے

ہمیشہ سے تھا جو زیر زوال اپنا
دور بدل رہا ہے وہ آئے ہوں گے

دیکھئے آج بے خودی میں ہارونؔ
مدینے چل رہا ہے وہ آئے ہوں گے

قسمت کی گھڑی

کیا قسمت کی گھڑی آئی ہو گی
جب دربار محمد ﷺ میں اپنی رسائی ہو گی

سر تو جھکا اپنا سرکار کی چوکھٹ پر
سرنگوں ترے آگے ساری خدائی ہو گی

اسے اپنی زیارت وہ کرائیں گے ضرور
جو آنکھ سرکار دو عالم کی شیدائی ہو گی

اس پے فدا ہوگی دنیا پروانوں کی طرح
جس نے عشق سرکار کی شمع جلائی ہو گی

جھوم رہے تھے آج ارض و سما ہارونؔ
عشق سے تو نے ان کی نعت سنائی ہو گی

نہ عقبیٰ میں نہ کعبہ میں

نہ عقبیٰ میں نہ کعبہ میں رہا کرتے ہیں
وہ تو مرے دل کی دنیا میں رہا کرتے ہیں

آخر انہیں جنت کی بہاروں سے کیا مطلب
جو گنبد خضریٰ کے سایہ میں رہا کرتے ہیں

ہر وقت سرکار کا نغمہ ورد زباں رہتا ہے
مست سرکار کی چاہا میں رہا کرتے ہیں

ہم سے خطاکار دنیا میں رہنے کے کہاں قابل
بس سرکار کے صدقہ میں رہا کرتے ہیں

رُخ سرکار کو جو بھی تکتے

رخ سرکار کو جو بھی تکتے چلے جاتے ہیں
پروانوں کی طرح وہ لوگ مرتے چلے جاتے ہیں

جو دوسخا کے در کھلتے ہیں دربار نبی میں
منگتے جھولیاں اپنی بھرتے چلے جاتے ہیں

صبح وشام زباں پے یارسول اللہ ﷺ کی ندارہتی ہے
جلتا رہے کوئی ہم سلام پڑھتے چلے جاتے ہیں

سرکار کی الفت میں دیتا ہے جو دکھ بھی جہاں
ہارون ان کے دیوانے سہتے چلے جاتے ہیں

کرم کی بھیک

کیا کرم کی بھیک لٹایا کرتے ہیں
منگتوں کو شاہوں میں کیا کرتے ہیں

کوئی لمحہ بھر میں پہنچا دے مجھ کو مدینے
سنا ہے حضور کملی میں چھپایا کرتے ہیں

سرکار کے دیوانوں کو جو مل جائے خاک مدینہ
کبھی آنکھوں پہ کبھی سر پہ لگایا کرتے ہیں

سن کر نام نبی ہم انگوٹھے آنکھوں سے لگاتے ہیں
ہم سنی ہیں نعرۂ رسالت بھی لگایا کرتے ہیں

سرکار کو سینے میں بسانے والے

ہم سرکار کو سینوں میں بسانے والے ہیں
ہر لمحے گیت فقط ان کے گانے والے ہیں

جلتا ہے جہاں گر تو پھر جلتا ہی رہے
ہم تو نعرہ یارسول اللہ لگانے والے ہیں

ہم اعلیٰ حضرت کے شیدائی نام نبی سن کر
چوم کے انگوٹھے آنکھوں سے لگانے والے ہیں

غوث اعظم کے ہیں دیوانے گیارھویں سے ہے الفت
ہم ہر اللہ والے کے دربار پے جانے والے ہیں

عقائد کی الجھن میں بھٹک رہے ہیں کئی لوگ
ہارونؔ اہلسنّت ہی فلاح پانے والے ہیں

ربیع الاوّل آیا ہے

یہ گھڑیاں پلکوں پہ بٹھاؤ ربیع الاول آیا ہے
سارے گیت نبی کے گاؤ ربیع الاول آیا ہے

جلوت میں رہو یا خلوت میں ہر آن رہو تم فرحت میں
ماہ منور کی خوشیاں خوب مناؤ ربیع الاول آیا ہے

بکھرے جیسے تارے ہوں کہکشاں کے جیسے دھارے ہوں
تم رستے کچھ ایسے ہی سجاؤ ربیع الاول آیا ہے

یوم نبی کی ولادت کا ہے دن عظیم سعادت کا
ہارون امت کو یہ پیغام سناؤ ربیع الاول آیا ہے

میں نعت خواں ہوں حضور کا

فرشتے مجھے کرتے ہیں سلام میں نعت خواں ہوں حضور کا
عشق ہے میرا امام میں نعت خواں ہوں حضور کا

نعت نبی لب پے ہوگی روح میری نکل رہی ہوگی
یوں ہوگا میرا انجام میں نعت خواں ہوں حضور کا

ان کی چاہتوں سے بھرے پڑے ہیں تمام
میرے سجدے، میرے قیام، میں نعت خواں ہوں حضور کا

ان کے گیت گاؤ تا دم مرگ لوگو
یہی ہے میرا پیام، میں نعت خواں ہوں حضور کا

قبر میں کہیں گے ہارون مجھ سے منکر نکیر
جنت کا ٹکٹ تھام میں نعت خواں ہوں حضور کا

نبی کا نام

عاشقوں کی زندگی ہے نبی کا نام
ظلمتوں میں آگہی ہے نبی کا نام

جگمگا رہے ہیں اسی سے دونوں عالم
روشنی ہے روشنی ہے نبی کا نام

اللہ و ملائکہ کا یہ ذکر ہے بالیقین
لیتا ہر ولی ہے نبی کا نام

آدم تا عیسیٰ سبھی تھے اسی کے محبّ
وظیفۂ پیغمبری ہے نبی کا نام

ہارونؔ مرا شعر بلند ہے نعت کے سبب سے
رشکِ شاعری ہے نبی کا نام

جگ تک لوو سارا

جگ تک لوو سارا دنیاں دا کر لوو نظارا
من لوو اے گل خدارا محمد ﷺ ورگا ہور نہ کوئی

پڑھ لوو قرآن دے پارے ساریاں آیتاں حرف وی سارے
لفظ کہن گے مل کے سارے محمد ﷺ ورگا ہور نہ کوئی

دساں گل اصولاں دی چنگیاں تے مقبولاں دی
ایہو فکر رسولاں دی محمد ﷺ ورگا ہور نہ کوئی

تک لوو پھل تے کلیاں ویکھ لوو سونے دیاں ڈلیاں
کہندیاں نیں مدینے دیاں گلیاں محمد ﷺ ورگا ہور نہ کوئی

دل یار دے ول رہندا اے اشک اکھاں چوں بہندا اے
ہارون وی ایہو کہندا اے محمد ﷺ ورگا ہور نہ کوئی

سب توں اُچی شان

سب توں اچی شان محمد ﷺ دی سوہنڑی تے سچی شانؐ محمد ﷺ دی
اے دنیاں ساری اے فیضان محمد ﷺ دی شان تے چنگی اچی اے کوئی منے یا نہ منے

انگلی جد ہلاوندے نیں چن نوں توڑ وکھاوندے نیں
دن نوں موڑ وکھاوندے نیں شان تے چنگی اچی اے کوئی منے یا نہ منے

پانی کوڑے مٹھے کر دے کنواں وچ نیں ذائقے بھر دے
معجزے اے نیں اودے دردے شان تے چنگی اچی اے کوئی منے یا نہ منے

جد دنیاں اتے ظہور کیتا ہر دکھی دل مسرور کیتا
جگ نوروں نور کیتا شان تے چنگی اچی اے کوئی منے یا نہ منے

فراق دے صدمے سہندا اے تانگ اودی وچ رہندا اے
بارون ہمیشاں کہندا اے شان تے چنگی اچی اے کوئی منے یا نہ منے

اونوں سنی کہندے نیں

جیڑا اللہ اللہ کردہ اے اللہ کولوں ڈر دا اے
نمازاں اودیاں پڑھدا اے اونوں سنی کہندے نیں

جیہڑا نور نبی دا من دا اے غلام سدا پنجتن دا اے
جیڑا واقف عشق دے فن دا اے اونوں سنی کہندے نیں

جیڑا منے پیر میراں نوں سارے سچے پیراں نوں
سرکار دے سارے فقیراں نوں اونوں سنی کہندے نیں

ابو بکرؓ عمرؓ عثمان نوں منے جیڑا مولا علی دی شان نوں مے
سارے صحابہ ذیشان نوں منے اونوں سنی کہندے نیں

عقیدہ جدا اچھا اے سوہنڑاں ایں تے سچا اے
ہارونؔ وانگوں جیڑا پکا اے اونوں سنی کہندے نیں

تیرے ﷺ عشق دیاں شراباں

تیرے عشق دیاں شراباں جناں پیتیاں نئیں
اوناں لوکاں ٹھیک نمازان کدے نیتیاں نئیں

اسیں سوہنڑی سرکار دا ناں لیندے آں ہر ویلے
اساڈیاں راتاں کدے وی خالی بیتیاں نئیں

اسیں کیوں نہ پڑھیئے ہارونؔ سرکار دیاں نعتاں
کیڑا نبی اے جنے سوہنڑے دیاں گلاں کیتیاں نئیں

جب ماہِ ولادت آتا ہے

جب ماہ ولادت آتا ہے تب کیف نرالے ہوتے ہیں
ظلمت ساری مٹتی ہے ہر سمت اجالے ہوتے ہیں

جب محفل ان کی سجتی ہے تب رحمت خوب برستی ہے
عاشق ان کی محفل میں سب جم کے ٹھہرے ہوتے ہیں

سرکار کو جو بھی چاہتے ہیں رحمت انکو ملتی ہے
خوب عطائیں ہوتی ہیں قسمت کے سویرے ہوتے ہیں

ان کا حسن انوکھا ہے ہاں ان کا روپ نرالا ہے
چھپتے ہیں وہ کلیوں میں پھولوں میں چھپلے ہوتے ہیں

ہاروؔن دلوں میں رہتے ہیں دل ان کی باتیں کرتے ہیں
نعتوں کے سہارے لیتے ہیں جب غم کے تالے ہوتے ہیں

سرکار کی آمد آمد ہے

سج گیا ہے سارا جہاں سرکار کی آمد آمد ہے
جھوم اٹھے ہیں زمین و آسماں سرکار کی آمد آمد ہے

ستارے سیارے ان کی تعریف میں مگن ہیں سبھی
نعت سنا رہا ہے کہکشاں سرکار کی آمد آمد ہے

جہاں کی ہر چیز پہ ہے مسرتوں کا سماں
رو رہا ہے فقط شیطاں سرکار کی آمد آمد ہے

بج رہے ہیں خوشی کے شادیانے ہر کہیں
ہر چیز ہے شادماں سرکار کی آمد آمد ہے

عنادل کے نغموں سے عیاں ہے ہارون
شاد ہیں اہل گلستاں سرکار کی آمد آمد ہے

قرآن کے پارے

ہیں خدا کی روشن دلیل قرآن کے پارے
اور عطائے رب جلیل قرآن کے پارے

ان میں موجود ہے تعلیم آداب و اخلاق
کرتے ہیں سیرت کی تکمیل قرآن کے پارے

ان سے ٹلتی ہیں ہر قسم کی بیماریاں
ہیں نسخۂ شفائے علیل قرآن کے پارے

ان کی برکات ہیں شمار سے بالاتر
دیکھنے میں اگرچہ ہیں قلیل قرآن کے پارے

خدا کا دستور ہے قرآن

خدا کا دستور ہے قرآن
نور ہی نور ہے قرآن

یورپ کے قانون سے نہیں واسطہ
ہمیں منظور ہے قرآن

دیتا ہے زبان کو چاشنی
دل کا سرور ہے قرآن

اس میں حکمتیں ہیں بے شمار
جلائے شعور ہے قرآن

ہاروؔن کرتا ہے خدا سے ہمکلام
اپنا تو طور ہے قرآن

تلاوت کرو قرآن کی

اگر چاہتے ہو تو تم ایمان کا ارتقاء تلاوت کرو قرآن کی
دل بن جائے مرکز نور و ضیاء تلاوت کرو قرآن کی

ہرگز نہیں ملتی اب انسانیت کی فلاح تورات و انجیل میں
ہر قانون سے اعلیٰ ہے یہ کتاب ہدیٰ تلاوت کرو قرآن کی

ٹھہر نہیں سکتی کوئی پریشانی قاری قرآن کے گھر میں
ٹل جائے گی تم سے ہر مصیبت ہر بلا تلاوت کرو قرآن کی

رشتہ بناتی ہے یہ خدا سے اور دلواتی ہے کئی نعمتیں
یہ ذکر خدا ہے اور ہے خوب دعا تلاوت کرو قرآن کی

ہارونؔ من میں بسا کے آیات رکھو شفاعت کی اُمید
سرخرو کرے گی یوم محشر بخدا تلاوت کرو قرآن کی

حسینؓ کا ہے نام

توحید کا اظہار حسینؓ کا ہے نام
کفر پہ یلغار حسینؓ کا ہے نام

روحوں کو ایک عظیم طاقت ہے یہ
دلوں کا قرار حسینؓ کا ہے نام

باطل پہ ہر آن ہے جبر مسلسل
اور حق سے پیار حسینؓ کا ہے نام

کربل کی خاک یہ پیام دے رہی ہے
کس قدر من ٹھار حسینؓ کا ہے نام

گردش ایام سے ہے مٹ گیا یزید
جانِ لیل و نہار حسینؓ کا ہے نام

مدحت سرا ہے حضرت حسینؓ کی

دنیا مدحت سرا ہے حضرت حسینؓ کی
الفت دل کی شفاء ہے حضرت حسینؓ کی

حرفِ غلط کی طرح مٹ گیا تو یزید
تاحشر رہنی بقاء ہے حضرت حسینؓ کی

ایک ایک کر کے کٹا دیئے سارے عزیز
خدا کو پسند آئی ادا ہے حضرت حسینؓ کی

خالی نہیں جاتے ان کے در کے فقیر
خصلت میں پائی سخا ہے حضرت حسینؓ کی

ہو سکتا نہیں ہاروؔن وہ کبھی بد نصیب
جس نے تھام لی ردا ہے حضرت حسینؓ کی

قسمت کا روشن ستارا

قسمت کا روشن ستارا حسینؓ ہے
اپنے خالق کو بہت پیارا حسینؓ ہے

چشم حیدر کا نور قلب فاطمہ کا سرور
سرورِ انبیاء کا دلارا حسین ہے

خاک کربلا یہ بتلا رہی ہے لوگو
اسلام کا عظیم سہارا حسینؓ ہے

دیکھ کر حسین کو کہتی ہیں آنکھیں
رُخ مصطفیٰؐ کا نظارا حسینؓ ہے

وہ مصطفیٰؐ کی گودی میں ہارون پلنے والا
ہمیں لگتا بہت پیارا حسینؓ ہے

صدیق اکبرؓ

ہے صحابی حضورؐ کا پیارا صدیق اکبرؓ
دے گیا اسلام کو سہارا صدیق اکبرؓ

مقدر بھی خود جھوم کر کہہ رہا ہے
قسمت ہے ستارا صدیق اکبرؓ

لکھ دی ہے ربّ نے فردوس جس کے نام
اہل جنت کا ہے نظارا صدیق اکبرؓ

اپنے کندھوں پہ بٹھا کر ذاتِ مصطفیٰؐ کو
چمکا گیا قسمت کا تارا صدیق اکبرؓ

ہارونؔ سارے صحابہ میں لائق احترام
مگر بے مثل ہے ہمارا صدیق اکبرؓ

فاروق اعظمؓ

شجاعت کا مظہر ہیں فاروق اعظمؓ
عدالت کے پیکر ہیں فاروق اعظمؓ

عشاق کیلئے ہیں پیغام الفت
منافقوں پے خنجر ہیں فاروق اعظمؓ

بر سر منبر ہیں ساریہ کے رہنما
واہ کیسے لیڈر ہیں فاروق اعظمؓ

دور بھاگتے ہیں ان سے گستاخانِ رسول
مگر قلب مؤمن کے اندر ہیں فاروق اعظمؓ

ان کے دم سے پھیلا ہر سو نورِ ایمان
اسلام کے پیام بر ہیں فاروق اعظمؓ

عثمان غنیؓ

تصویر شرم و حیا ہیں عثمان غنیؓ
محبوب رسول کبریا ہیں عثمان غنیؓ

اسلام نے ان کی دولت سے پایا فروغ
مظہر جودو سخا ہیں عثمان غنیؓ

صحابہ میں یکتا ہیں یہ دونور والے
داماد رسولِ خدا ہیں عثمان غنیؓ

سینے میں پایا ہے انوکھا قلب رقیقؓ
خصلت میں سب سے جدا ہیں عثمان غنیؓ

نہ کیا تنہا طواف بیت عتیق
عشق کی روشن ادا ہیں عثمان غنیؓ

علی مرتضیٰؓ

عشق کی انتہا علی مرتضیٰؓ علی مرتضیٰؓ
حق سے آشنا علی مرتضیٰؓ علی مرتضیٰؓ

رفیق خیر البشر شہید وقت سحر
پیکر دلربا علی مرتضیٰؓ علی مرتضیٰؓ

مولا جن و بشر محبوب شمس و قمر
نصیر دین خدا علی مرتضیٰؓ علی مرتضیٰؓ

بابِ شہر علم رسول چراغ زہرا بتول
رشک ذات کبریا علی مرتضیٰؓ علی مرتضیٰؓ

بارونؔ قلب فگار اسم شیر مولا پکار
نا مشکل کشا علی مرتضیٰؓ علی مرتضیٰؓ

حصہ دوم

آزادانہ

لفظوں کی زنجیریں

رباعیات

تلاشِ حق

اے اللہ!

تو مالک ہے ہر چیز کا
ہر کوئی سائل تیری دہلیز کا
سورج' چاند' ستارے تیرے
یہ کہکشاں اور تارے تیرے
پنہاں ہے تو اور عیاں ہے تو
کوئی کیا جانے کے کہاں ہے تو
کہیں پے جلال و جمال ہے تیرا
ہر چیز میں نمایاں کمال ہے تیرا
گلوں اور گلزاروں میں ہے تو
خزاؤں اور بہاروں میں ہے تو
جلالت ہے تیری زمین اور آسمانوں میں
پائی ہے قدرت تیری سارے جہانوں میں

پردۂ خاک میں بیج پالنے والا ہے تو
سورج کو مشرق سے نکالنے والا ہے تو
چاند کو گھٹاتا بھی تو ہے بڑھاتا بھی تو ہے
ستاروں کو نور کا خلعت پہناتا بھی تو ہے
سمندروں میں تو نے بھر دیا ہے پانی
بہتے دریا بھی سناتے ہیں تیری کہانی
ریت سے بھر ہے صحراؤں کو تو نے
چلنے کی تاثیر دی ہواؤں کو تو نے
تیری تسبیح ہیں پرندوں کی بولیاں
تیرا ذکر کرتی ہیں چرندوں کی ٹولیاں
ننھے سے پودوں کو بڑھاتا ہے تو
پھر ان پے پھل پھول لاتا ہے تو
ذائقے ہیں تیری قدرت کی نشانی
ہے بندوں پے تری کتنی مہربانی
اے اللہ!
دنیا کا مالک بھی تو
عقبیٰ کا مالک بھی تو
بروں کا خالق بھی تو

اچھوں کا خالق بھی تو

جھوٹوں کا خالق بھی تو

سچوں کا خالق بھی تو

ہم تیرے بندے ہیں

تو ہمارا مولا ہے

تو ہمارا ماویٰ ہے

تو ہمارا ملجا ہے

دلوں میں چاہت ہے

تیری ملاقات کی

کیسے تکمیل ہوگی

ہماری اس بات کی

یوں جواب آتا ہے اس بارگاہ سے

چاہت ہے میری دلوں میں اگر

تو پھر سن لو میرا جواب

اپنی بارگاہ تک پہنچنے کے

ہیں میں نے بنائے اسباب

مجھے تم

نہ اندھیرے میں ڈھونڈو

نہ اُجالے ہیں ڈھونڈو
نہ ہی آفتاب کی چمک میں
نہ ماہتاب کی دمک میں
نہ پھولوں میں نہ کلیوں میں ڈھونڈو
مجھے تم نبیوں ولیوں میں ڈھونڈو

جو میرے محمدؐ کا گدا ہو جائے گا
بالیقین وہ میرا بندہ ہو جائے گا

معراج

بندوں میں رہی

طلب خدا کے دیدار کی

لیکن بڑی عظیم

شان ہے اس کے دربار کی

دل کی حسرت بھی کتنی عجیب ہوتی ہے

قابل یقین ہوتی ہے شے وہ جو قریب ہوتی ہے

مگر

اس کے نور کی تاب لاتا کون

اس کے جلوے دیکھ پاتا کون

خواہش مچلتی رہی

یہ سینوں میں

حسرت دیدار تھی

نمایاں جبینوں میں

چاہت بھی کیا عجب شے ہے
کبھی چپ رہنے نہیں دیتی
مگر عاجزی ہے کہ
وہ کچھ کہنے نہیں دیتی
یہ دلوں میں پنپتی رہتی ہے
دم بدم یہ بڑھتی رہتی ہے
جستجو جب اندر مچلتی جاتی ہے
دل کی بات آخر زباں پہ آتی جاتی ہے
حسرت دیدار مولا
نہ جانے کتنوں میں رہی
دل یہ کہتا ہے کہ
سب نبیوں، رسولوں میں رہی
ہاں مگر
کلیم جنہیں لذت ملی تھی گفتار کی
طلب کر لی خدا سے اس کے دیدار کی
وہ خالق ہے سب کا بھلا کرتا ہے
مگر بندوں سے دائم حق کہا کرتا ہے
آواز آئی

اے کلیمؑ!

اپنا جلوہ دکھانے پہ رکھتا ہوں قدرت

لیکن تجھ میں نہیں دیکھنے کی قوت

دیکھا جو اس نے کلیم کا اصرار

طور پہ بلایا برائے لذتِ دیدار

اس نے ڈالی تجلی جو اپنے نور کی

بے ہوش ہوئے کلیم جل گئی وادیٔ طور کی

ہوش میں آئے تو کہنے لگے کلیمؑ

تائب ہوں مولا تیری بات ہے تسلیم

مگر وہ خدا

جس نے اپنا جلوہ نہ کرایا کسی کو

اس نے بھی آخر ہے بلایا کسی کو

معراج کی شب

خالق نے حضور کو اپنا جلوہ دکھا دیا

محمد ﷺ جیسا نہیں ہے کوئی

یہ راز ساری خلقت کو بتا دیا

تیرے در کی خیرات ہے

قطرہ قطرہ' بہتے دریا
منظر منظر' چلتے سمندر
اُجلے اُجلے' سارے لئے
نگر نگر پھر سارے گھر
کرن کرن مہکے گلشن
دل' دل بدن کی محفل
سورج کی ضو سباری
قمر کے سب اُجالے
افلاک کی لمبی چادر
چمکتے تارے سب نرالے
دمکتے ہوئے موتی
ہیروں کی سب دھاریں
مضبوط تنوں پہ

شاخوں کی سب تلواریں

دن کی باتیں

رات کے قصے

حیات کی دنیا

موت کے نقشے

گل، کلی، تنے، باغ

مور، پنکھ، بلبل، زاغ

فلک کا گولہ

زمیں کی طشتری

یہ ابتری اور برتری

ارے

جتنی بھی رحمتوں کی بارات ہے

پیکر مصطفیٰ ﷺ تیرے در کی خیرات ہے

ساری خیرات اُن کے در کی ہے

مختار ہیں یہ' حکومت ان کے گھر کی ہے
بادشاہ ہیں یہ' سلطنت ان کے گھر کی ہے
ان سے سیکھا ہے' جہاں نے سخی ہونا'
سخی ہیں یہ' سخاوت' ان کے گھر کی ہے
انہیں سے وابستہ ہیں سارے تقوے
عابد ہیں یہ عبادت ان کے گھر کی ہے
لوگوں کو کتنا سکھایا ہے ان کے گھر نے
شہید ہیں یہ' شہادت ان کے گھر کی ہے
صبح و شام برستا ہے' بارانِ رحمت
سخی ہیں یہ سخاوت ان کے گھر کی ہے
مثال ہیں یہ' زمانے کے واسطے
خیرات حق' سیرت ان کے گھر کی ہے
کٹواتا ہے چاند' جانِ اپنی ان پر

قوت والے ہیں‘ یہ طاقت ان کے گھر کی ہے

ان کی اقتدا میں ‘ ہے سارا جہاں

امام الانبیاء ہیں یہ‘ امامت ان کے گھر کی ہے

دل میں رکھتے ہیں‘ سارے جہاں کا درد

غریبوں کو گلے لگانا‘ عادت ان کے گھر کی ہے

ان کی حیات ‘ پیغام اسوۂ حسنہ

نمونۂ عمل ہیں یہ‘ سیرت ان کے گھر کی ہے

صدقے جائیں اُن کی‘ لطافت پے کلیاں

گل وحدت ہیں یہ‘ نزاکت ان کے گھر کی ہے

خطا کاروں کا یہی ہیں آسرا

مذنبوں کی ڈھارس ہیں‘ شفاعت ان کے گھر کی ہے

اعدا نے کہا انہیں صادق و امین

صداقت ان کے گھر کی ہے‘ امانت ان کے گھر کی ہے

جو چاہیں کریں‘ اختیار ہے انہیں

قانون ان کا اپنا‘ شریعت ان کے گھر کی ہے

یہ زمیں‘ یہ زماں

یہ مکیں‘ یہ مکاں

یہ ستارے‘ یہ سیارے

یہ بہار
یہ گلزار
یہ شجر
یہ حجر
یہ دمک
یہ چمک
یہ پھول
یہ کلیاں
یہ شہر
یہ وادیاں
یہ چہک
یہ مہک
یہ بحر
یہ بر
یہ دریا
یہ سمندر
لوگو!

ساری خیرات مصطفیٰ کے در کی ہے

آمد رسالت

زباں پر ذکر خدا لاتے ہوئے
گن توحید کے گاتے ہوئے
انوار سے اپنے
شمس و قمر کو شرماتے ہوئے
مقدر کو روشنی دے کر
اور قسمت کو چمکاتے ہوئے
اپنی نگاہ کرم سے
سوئی قسمت کو جگاتے ہوئے
طاقت نورانی سے محلات کسریٰ کے
کنگرے سب گراتے ہوئے
بن کے بندگی کا پیکر
جبیں سجدے میں جھکاتے ہوئے
اپنے شمشیر نما ہونٹوں سے

ربّ امتی کی صدائیں لگاتے ہوئے

باطل کو دے کر پیام موت

اور بتوں کو گراتے ہوئے

ماں کے بطن سے پاک صاف

سرمہ آنکھوں سے دکھاتے ہوئے

چمک کر ماہتاب کی صورت

خورشید کی مانند جگمگاتے ہوئے

ہارونؔ دنیا میں آئے میرے نبی

انوار اپنے سجاتے ہوئے

محبوب آ اور ہم کو دیکھ لے

نہ گفت ہے، نہ گفتار، نہ تکلم
نہ بلبل ہے، نہ اس کا ترنم
نہ چاند کی ضو ہے نہ سورج کی کرن
سونے ہیں جنگل نہ چیتے نہ ہرن
کوہسار سب دامن کو سمیٹے ہوئے ہیں
آرام کے لمحات ہیں سب لیٹے ہوئے ہیں
ٹھہری ہیں سمندر کی سبھی موجیں
سکون ہیں دریا کی لہریں
سب کھیت ہیں خالی کسانوں سے
چپ چاپ ہے جنگل حیوانوں سے
اشجار کی شاخوں پہ نغمے نہیں کوئی
اندھیروں کا سماں ہے پرندے نہیں کوئی
چپ چاپ ہیں نالے خاموش ہیں ندیاں

کوئی بھیڑ نہیں صاف ہیں گلیاں

مفقود ہے نظام زندگی کیلئے

فلک منتظر ہے کسی کیلئے

رات کا سماں ہے لوگ سو چکے

محبوب آ اور ہم کو دیکھ لے

خدا کی قدرت

گلاب کی پنکھڑی لطیف سی
اپنے وجود میں' ضعیف سی
دریا میں بنتی' لہریں
سمندر کی اٹھتی' موجیں
کھلتے ہوئے' پھولوں میں
گلشن میں' سارے گلوں میں
بلبل اور' موروں میں
آبشاروں کے' شوروں میں
درخت' پتے' شاخوں میں
پہاڑ سارے سنگلاخوں میں
زرقوم' عقیق' ہیروں میں
چشمے' نہر' بحیروں میں
چاند میں' آفتاب میں

طوفان میں ' سیلاب میں
دمکتے ہوئے سیاروں میں
چمکتے سارے ' تاروں میں
زمین اور ' آسمانوں میں
جنوں میں ' انسانوں میں
فرشتوں اور ' رسولوں میں
عاموں میں ' مقبولوں میں
ولیوں میں ' شہیدوں میں
پرندوں کے ' قصیدوں میں
تختی ' قلم ' دوات میں
دن میں ' اور رات میں
قحط میں ' برسات میں
موت میں ' حیات میں
چیونٹیوں ' اور مکھیوں میں
اڑتے سارے ' پکھیوں میں
انجیل ' زبور تورات میں
قرآن کی ساری ' آیات میں
پت جھڑ میں ' بہاروں میں

کلیوں اور ، گلزاروں میں
پہاڑوں کی ، چٹانوں میں
پرندوں اور ، حیوانوں میں
فضاؤں میں ، ہواؤں میں
گداؤں میں ، شاہوں میں
کرنوں میں ، چراغوں میں
جنگل میں ، باغوں میں
سیب ، انار ، انگوروں میں
کشمش اور ، کھجوروں میں
صحرا میں ، ریگستان میں
وادی اور گلستان میں
حضر میں ، سفر میں
اندھیرے اور ، سحر میں
راحت میں ، پریشانی میں
بڑھاپے اور جوانی میں
ہنسنے اور ، رونے میں
جاگنے اور ، سونے میں
گندم ، جو ، چاول میں

مینہ برساتے ' بادل میں

سرو ' کیکر ' ٹالی میں

پتے ' تنوں ڈالی میں

آگ ' پانی ' مٹی میں

چیز میٹھی ' کھٹی میں

کنکر میں ' گیٹی میں

کوئیل کی ' سیٹی میں

سوچ ' میں ' خیال میں

عروج میں ' زوال میں

مور میں

بلبل میں

زاغ میں

تنے میں

پتے میں

باغ میں

الغرض

ہارون پھر پھر کے دیکھ لو سارا جہاں

ہر چیز میں ہے خدا کی قدرت عیاں

شفیعِ روزِ جزا

قرآن نے کہا جسے حاقہ ہے
وہ روز یقیناً بڑا شاقہ ہے

اس دن جگائے جائیں گے سارے
قبروں سے اٹھائے جائیں گے سارے

خدا کے حضور سب کی حاضری ہو گی
خدا واقف کیسی وہ کھڑی ہو گی

انسان اگرچہ قابل توصیف ہے
اتنا ہی مگر یہ ضعیف ہے

گرمی ' سردی سے بھاگتا ہے یہ
ذرا سی پریشانی پے جاگتا ہے یہ

مصائب کو سہنا اس کو آتا نہیں
پریشانی کے صدمے یہ اٹھاتا نہیں

مگر وہ دن ' پریشانی کا دن
سب کیلئے ہو گا حیرانی کا دن

وہ دن اعمال کی میزانی کا دن
کم کیلئے ہو گا مہربانی کا دن

میدانِ محشر میں آئے گی' جب اولادِ آدمؑ
وحشت سے گھٹنے لگے گا کتنوں کا دم

مگر انساں کی ' فطرت ہے یہ
پیش نظر رکھتا ' سہولت ہے یہ

مشکل میں یہ ' سہارا ڈھونڈتا ہے
در پیش رنج سے ' چھٹکارا ڈھونڈتا ہے

سر حشر بھی ہو گی ' جستجوئے وسیلہ
کہ بن جائے کوئی ' بخشش کا حیلہ

درِ آدم پے آئی ' ساری خلق ہے
وہ آدم کہ جو ' مسجود ملک ہے

پیش آئیں گے وہ' بھی حسن سلوک سے
پھر کہیں گے وہ' ساری مخلوق سے

درِ نوحؑ پے چلو' ہے بڑی ان کی ہستی
دے گئی نجات' طوفان میں جن کی کشتی

دکھوں کے مارے کہاں پے جاتے ہیں
کون سی راہ ہے' جو ڈھونڈ پاتے نہیں

در پے تھی جنہوں نے' نہ جانے کی ٹھانی
پھریں گے وہ بھی' بھول کے باتیں پرانی

سارے دوارے' یہ پھرتے رہیں گے
تلاش اچھا وسیلہ' یہ کرتے رہیں گے

کبھی کس در پے جانا کبھی کس در پے آنا
کہ مل جائے بخشش کا' شاید بہانہ

درِ کلیمؑ پے کبھی' درِ عیسیٰؑ پے جائیں گے
اپنی کوشش کی یہ' انتہاء پے جائیں گے

عیسیٰؑ جو تھے مبشر احمد رسولؐ
بتائیں گے سبھی کو؛ بارگاہِ مقبول

منتظر ہوں گے سبھی کے، وہ آمنہؓ کے پھول
عیاں ہوگا سب پہ، ان کی ہستی کا مول

سرِ حشر کام آئیں گے، سب کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بگڑے کام بنائیں گے، سب کے محمدؐ

انا لھا[1] کی صدا، لگائیں گے آپؐ
ساری اُمت کو اپنی بخشوائیں گے آپؐ

شفیعِ روزِ جزا ہیں، ہمارے محمدؐ
ہارون حبیبِ ربّ کبریا ہیں، ہمارے محمدؐ

---

[1] حدیث کے الفاظ ہیں جن کے معانی ہیں "اس کام کیلئے میں ہوں"

حضورؐ کی آمد

تاریک مکے کی نگری تھی
ہر سو جہالت پھیلی تھی
تھے بت ہزاروں کعبے میں
تھا شرک کا ڈیرہ مکے میں
قانون وہاں کا ایسا تھا
ہر کام پے خوں خرابا تھا
وہ جرم ہزاروں کرتے تھے
ابلیس کی راہ میں مرتے تھے
کعبہ خدا سے خالی تھا
تھا دور وہاں بد حالی کا
جینا کیا تھا مرنا تھا
ابلیس کا دم ہی بھرنا تھا
محروم تھے لوگ، شفقت سے
اخوت سے، محبت سے

ایسا تھا حال تباہی کا
بھائی تھا قاتل، بھائی کا
نہیں تھی، حرمت کعبے کی
نہ عزیز تھی، عزت کعبے کی
حالت سب کی، ابتر تھی
بدتر سے بھی، بدتر تھی
منتظر تھا کعبہ، والی کا
طہارت کا، رکھوالی کا
دعا خلیل کی، آخر پوری ہوئی
کفر و شرک کی، دوری ہوئی
مکے میں ہر سو، ہوئے اجالے
آ گئے محمدؐ رحمتوں والے
بت گر گئے، کعبے کے
دن پھر گئے، کعبے کے
سحر ولادت کی، تھی بہت سہانی
کیوں پہ سب کے تھی خوشیوں کی کہانی
اہل مکہ کو جانور بھی، پیغام یہ سنا گئے
آ گئے، آ گئے، محمد مصطفیٰ ﷺ آ گئے

گستاخ کی پہچان

سونا تھا بھیجا، حضور کو علی مرتضیٰ نے
تقسیم کیا جس کو، مرضی سے مصطفیٰؐ نے
عین اسی لمحے، اک شخص آگے بڑھا
ہے کھینچا صحابی نے، خوب جس کا نقشہ
اس بد بخت کے تھے لٹکے ہوئے رخسار
آتی ہے مفت میں، ایسی صورت پے خار
اُبھری جبیں تھی، منڈا ہوا تھا سر
کچھ ایسے ہی ہوتے ہیں، پھیلاتے ہیں شر
داڑھی اس کی، گھنی تھی خاصی
چہرے پے اس کے تھی چھائی ادا سی
کہنے لگا اے محمدؐ اللہ سے ڈر
وہ بھی ان سے، جو ہیں تقوے کا گھر
سن کے یہ بات، سیف اللہ اُٹھے

کہ گستاخ نبی کا سر، کیوں سلامت رہے
مگر قتل کی نہ دی، حضور نے اجازت
اس میں بھی تھی، چھپی کوئی حکمت
فرمایا اس کو تم، نہ کرنا قتل
اس میں سے پیدا ہو گی اس کی نسل
نمازوں میں وہ، تم سے آگے رہیں گے
خوب مزین کر کے، وہ قرآن پڑھیں گے
مگر حلق سے نیچے، نہ جائے گا کلام
یعنی ہو گا فقط ریاء ان کا اسلام
خارج ہیں یہ، دین رحمٰن سے
نکل جاتا ہے تیر، جیسے کمان سے

☆☆☆☆

اے حضورؐ کے غلاموں.................

جہاں بھی ملیں، پہچان جاؤ ان کو تم
فرمانِ خدا ہے یعرفوا المجرمون بسیماھم[1]

---

[1] قرآن کی آیت ہے جس کا مطلب ہے کہ "مجرم اپنی پیشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں"۔

جلوۂ مشرق

یعنی

(شاعرِ مشرق علامہ محمدؔ اقبال سے عقیدت مند کا استفسار)

(عقیدت مند)

حدیث دل کوئی اقبال اپنی سنا دے
مٹتی قوم کو جو کھوئی عظمت دلا دے

(شاعر مشرق)

ہر درد مند دل کو رونا مرا رلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

(عقیدت مند)

ترے اشعار اے اقبال ہیں اتارے میں نے دل میں
مرے اجڑے ہوئے دل کے واسطے یہ اجالے ہیں

(شاعر مشرق)

مرے اشعار اے اقبال کیوں نہ ہوں پیارے مجھ کو
مرے ٹوٹے ہوئے دل کے یہ دردانگیز نالے ہیں

(عقیدت مند)

میں ہوں نوجواں مسلم نصیحت مجھ کو کیجئے
مری بابت ہو گا نعمت ہلکا سا اشارا

(شاعر مشرق)

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا اک ٹوٹا ہوا تارا

(عقیدت مند)

خوف شدت سے ہے مرے دل میں فقط غم بھی نہیں
مٹی مذہب کی محبت کسی آنکھ میں نم بھی نہیں

(شاعر مشرق)

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

(عقیدت مند)

کیوں قوم کی تقدیر پے چھائی راتیں ہیں
کہاں ہے اخوت مسلم غیروں کی یہ باتیں ہیں

(شاعر مشرق)

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

(عقیدت مند)

کس دور میں تعلیم ہے امراض ملت کی دوا؟
کہتے ہیں اسے فاسد اس دور کے بندے بیشتر

(شاعر مشرق)

اس دور میں تعلیم ہے امراض ملت کی دوا
ہے خون فاسد کیلئے تعلیم مثل نیشتر

(عقیدت مند)

جو عزت سے جینے کا ارادہ ہو دنیا میں
یہ بندہ دل میں پختہ کونسی آرزو کر لے

(شاعر مشرق)

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزار ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے

(عقیدت مند)

لاکھ کرتے ہیں ہم غلامی سے نکلنے کی تدبیریں
پھر بھی مرادیں بر آتی نہیں بری ہیں اپنی تقدیریں

(شاعرمشرق)

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

(عقیدت مند)

خرد مند ہوں میں مجھے نصیحت کر
اپنی فکر سے مجھ کو شاد رکھ،

(شاعرمشرق)

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

(عقیدت مند)

اپنا دل تو چاہتا ہے کہ پورا دین کا تقاضا ہو
مگر اہل ثروت کو نظام دین پر ہے حیرت انگیزی

(شاعرمشرق)

جلال بادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہیں چنگیزی

(عقیدت مند)

لوگ مغرب کے ہوئے ہیں مرید
قائم رہے گا کیا شرم و حیا

(شاعرِمشرق)

یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین
پردہ اُٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

(عقیدت مند)

مدارس بھی ہیں بہت درس گاہیں بھی کثیر
بجالا تا نہیں لیکن کوئی فرزند آداب فرزندی

(شاعرِمشرق)

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

(عقیدت مند)

مٹتی نہیں پھر بھی دل سے خوئے آذری
میں پنجگانہ نماز میں جھکاتا ہوں سر

(شاعرِ مشرق)

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

(عقیدت مند)

آخر وہ کیا شے ہے جوہر ایمانی
جو کر دے میرے پوشیدہ ایمان کی تصدیق

(شاعرِ مشرق)

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مرد مسلمان کا فر و زندیق

(عقیدت مند)

کوئی سلیقہ تو ایسا ہو کہ بھڑک اُٹھے پھر سے
مرے دل کے دامن میں پوشیدہ ہے جو چنگاری

(شاعرِ مشرق)

دل بیدار پیدا کر کہ دل خوبیدہ جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری

(عقیدت مند)

استفسار کرتا ہوں میں اس کی تفسیر سے پہلے
کیا ہے کمال عبدیت اس کا ارتقا کیا ہے

(شاعر مشرق)

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(عقیدت مند)

خرد بھی رکھتا ہوں پاس لیکن
کمال اوج پہ میرا شعور نہیں

(شاعر مشرق)

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(عقیدت مند)

کچھ ایسی ترکیب آ جائے مرے ہاتھ
تقوے سے مزین ہو مجھ گنہگار کی راہ

(شاعرمشرق)

خود ہمیں گم ہے خدائی تلاش کر غافل
یہی ہے تیرے لئے اب اصلاحِ کار کی راہ

(عقیدت مند)

تعاون مجھے حاصل ہے اہل یورپ کا
وقت کا تقاضا ہے اور دماغ حاضری کیا ہے؟

(شاعرمشرق)

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

(عقیدت مند)

کمال عبدیت کے مجھ کو بھی کچھ راز بتا دو
آئینہ دلِ میں پاؤں میں بھی نور الٰہی

(شاعرمشرق)

عطارؔ ہو رومیؔ ہو رازیؔ ہو غزالیؔ ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

(عقیدت مند)

چلتا ہوں بندگی میں مثل سیل رواں
ڈھونڈتا ہوں بہت لیکن نہیں ملتا مجھے مقام

(شاعر مشرق)

عشق تری انتہا ' عشق مری انتہا
تو بھی ابھی نا تمام میں بھی ابھی نا تمام

(عقیدت مند)

مرے ہوش وخرد ہیں ایک دوسرے کے حبیب
کیا مجھے ہو سکتی ہے قلب کی حضوری نصیب

(شاعر مشرق)

شعور و ہوش و خرد کا معاملہ ہے عجیب
مقام شوق میں ہیں سب دل کے رقیب

(عقیدت مند)

پاس چراغِ عقل ہے لیکن سمجھتا ہوں
مرا حاصل ہے جو ' حاصل نہیں ہے

(شاعرِمشرق)

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

(عقیدت مند)

مری خرد کو ملے جس سے فروغ
مجھ کو عطا ایسا معجوں کر

(شاعرِمشرق)

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا ہوں
مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

(عقیدت مند)

تسہیل کی تکمیل ہے یہ آج کا دورِ مشین
مناسب نہیں مجھ کو کیوں آخر یہ مراعات؟

(شاعرِمشرق)

ہے دل کیلئے موت مشینوں کی حکومت
احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

(عقیدت مند)

ہرگز آزادی اوطان کا نہیں دین میں تصور
بعض ملا کے افکار کی یہ بات ہے بنیاد

(شاعرمشرق)

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

(عقیدت مند)

ملا کے پیش نظر ہے نعمت فردوس
یہ ہو نہ اگر شاید سجدہ بھی چھوڑ دے

(شاعرمشرق)

سودا گری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

(عقیدت مند)

حق بات پہ چپ رہنا میری فطرت میں نہیں
اس دیس کے سکان کو میں کبھی آیا نہ پسند

(شاعرِمشرق)

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

(عقیدت مند)

فکر دانش میں خرد ہے نعمت عظمیٰ
بن عشق اہل جنوں اسے کہتے ہیں سقیم

(شاعرِمشرق)

عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے
عشق بیچارہ نہ ملا ہے نہ زاہد نہ حکیم

(عقیدت مند)

تری فکر نے بخشا ہے مرے شعور کو فروغ
مزین کروں گا اس سے میں اپنے دل کا برتن

(شاعرِمشرق)

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

رُباعیات

کندہ ہے سر عرش بریں — لا الٰــــــــہ الا اللہ
ورد کرتی ہے یہ زمین — لا الٰــــــــہ الا اللہ
ہارون جنت ہے مطلق اس پہ حرام
پہچان جس کی نہیں لا الٰــــــــہ الا اللہ

دل مومن کی صدا ہے — لا الــــــــہ الا اللہ
توحید کا اعلان برملا ہے — لا الــــــــہ الا اللہ
ہارونؔ اس شخص کو خوشخبری جنت کی مل گئی
جس نے بھی کہا ہے لا الــــــــہ الا اللہ

دل مومن کی صدا ہے الا اللہ
کیا خوبِ وردِ خدا ہے الا اللہ
ہاروں ہے وہ فردوس کا وارث
جس نے بھی کہا ہے الا اللہ

عرصہ ایام الم میں ہے جو میرا سہارا
کوئی اور نہیں وہ دوست میرا اللہ ہے
اسی کے دست قدرت میں ہے ہر چیز
سب کو دیتا زندگی اور موت میرا اللہ ہے

ہر کام کی ابتدا ہے خدا کے نام سے
ایمان کو حاصل بقا ہے خدا کے نام سے
ہارونؔ سب جانتے ہیں اسم اعظم
ساری خلقت آشنا ہے خدا کے نام سے

جو لوگ خدا کے نام سے ابتدا کرتے ہیں
وہی لوگ خوب بندگی کا حق ادا کرتے ہیں
نعت بھی ضرور پڑھتے ہیں ہم اپنی محفل میں
مگر پہلے سب سے رب کی ثنا کرتے ہیں

نغمہ ہے یہ کو بہ کو اللہ ھو اللہ ھو
کہتے ہیں ملکے چارسو اللہ ھو اللہ ھو
آبشاریں بھی محو ہیں اس کی تقدیس میں
گن گناتی ہیں آب جو اللہ ھو اللہ ھو

مسلم ہوا تیرے علم کا یہ عالم
خودخدا نے کہہ دیا علمك مالم تکن تعلم
منکر علم نبی رہ گیا مبہوت ہارون
مزین کیا خوب دلائل سے میں نے اپنا کالم

لب پے اللہ ھوکا ترانہ یاد رکھنا
یہ ورد پاک ہے یگانہ یاد رکھنا
محشر کے دن بس یہی کام آئے گا
جنت میں جانے کا بہانہ یاد رکھنا
اسی سے سنورتی ہے بشر کی تقدیر
ارے اپنی قسمت کو چمکانہ یاد رکھنا

خدا کے بندے جیتے ہیں خدا کا نام لے لے کر
کھاتے ہیں اور پیتے ہیں خدا کا نام لے لے کر
ہارونؔ خدا شاہد ہے ایمان اس کا زندہ ہے
دن جس کے بھی بیتے ہیں خدا کا نام لے لے کر

جگمگا رہے ہیں دو جہاں خدا کے نام سے
قائم ہیں زمین و آسمان خدا کے نام سے
یہ نام مؤمن کے واسطے ہے باعث تسکین،
دور بھاگتا ہے شیطان خدا کے نام سے

واہ کیا شان رکھتے ہیں اللہ کے ولی
دنیا کو حیران رکھتے ہیں اللہ کے ولی
ان کی صحبت سے ملتی ہے توحید کی نعمت
اللہ کا عرفان رکھتے ہیں اللہ کے ولی

جو لوگ ولیوں سے پیار کیا کرتے ہیں
حق سے اُلفت کا وہی اظہار کیا کرتے ہیں
ہارونؔ ہم ہیں ان لوگوں کے در کے اسیر
جو بندگیٔ رب غفار کیا کرتے ہیں

اللہ کے ولیوں میں یہ تاثیر ہوا کرتی ہے
تبدیل یہاں لوگوں کی تقدیر ہوا کرتی ہے
قطب ان کے توسل سے چور ہوا کرتے ہیں
تاریک قسمت لاکھوں کی تنویر ہوا کرتی ہے

ولیوں سے پیار رکھنا ہے ایمان کی نشانی
یہی ہے ہر مرد حق ہر مسلمان کی نشانی
ولیوں کی محبت سے ہارون دل پاتا ہے قرار
ولیوں سے بیر رکھنا ہے فقط شیطان کی نشانی

سرکار سے الفت کا اظہار کریں گے
ہم محفل میلاد کئی بار کریں گے
چھیڑیں گے ہم ان کے پیار کی باتیں
یہ منکر جو منع سو بار کریں گے

دنیا چھوڑ کے بنا جو ان کا دیوانہ
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ
صدق دل سے ہارون مصطفیٰؐ کی کر غلامی
چمک اُٹھے گا پھر تیرا نور خدا سے کاشانہ

محفل میلاد سجاتے ہیں مؤمن
ان کی آمد کی خوشی مناتے ہیں مؤمن
ان کی محفل میں منکر نہیں آتے کبھی
آتے ہیں مؤمن، بلاتے ہیں مؤمن

سرکار ہیں شمع روشن، میں سرکار کا پروانہ
اُن کے در کا شیدائی ہوں ان کے دربار کا دیوانہ
چھوڑ کے سارے جہان کو ہارونؔ منگتا ہے تمہارا
آباد کرو عشق کی رونق ہے اس خطا کار کا ویرانہ

ابر کرم چھا رہا ہے سجی ہے محفل میلاد کی
فلک نور برسا رہا ہے سجی ہے محفل میلاد کی
اطراف عالم میں ہارونؔ ہر جانب ہیں خوشیاں
ابلیس غم کھا رہا ہے سجی ہے محفل میلاد کی

جاتی رہی جنت کی حسرت دیکھ کر تمہارا مدینہ
پائی ہم نے دو جہاں کی دولت دیکھ کر تمہارا مدینہ
وہ ریاض جنت، وہ سنہری جالی، وہ حسین گنبد
یاد آتی ہے بس خدا کی قدرت دیکھ کر تمہارا مدینہ

حضور کی اُلفت کی نشانی ہے میلاد کی محفل
اور یہی تو منشائے ربانی ہے میلاد کی محفل
سرکاری کی چاہت میں سجاتے ہیں ہم محفل میلاد
سنیوں کی خصلت یہ پرانی ہے میلاد کی محفل

قسمت میں ہو میری دیدار مدینے کا
سفر رہے جاری ہر بار مدینے کا
فدا ہیں مدینے پر سارے جہاں کی بہاریں
طواف کرتی ہے خود گلزار مدینے کا

کون تصویر کھینچ سکتا ہے مصطفیٰ ﷺ کے جمال کی
کوئی حد ہی تو نہیں ہے آپ کے کمال کی
مثال کیسے ممکن ہو سکتی ہے آمنہ کے لال کی
یکتا کاریگری ہیں وہ ربّ ذوالجلال کی

لغت کیا ہے' آقا تیرے پیار کی باتیں ہیں
رُخ کی' ابرو کی' رخسار کی باتیں ہیں
لغت سے کسی کا دل جلتا ہے تو جلنے دو
ارے یہ عشق کی باتیں ہیں پیار کی باتیں ہیں

کرو محمد ﷺ سے وفا خدا کی رضا مل جائے گی
ان کے تصدق سے ہر نعمت خدا مل جائے گی
ہارونؔ اس کی عظمت کو کریں گے سب سلام
کوچہ قرنی سے جس کو خوئے وفا مل جائے گی

تڑپ مجھ کو تڑپ رہی ہے مدینے کی چاہت
اشک آنکھوں سے ٹپکا رہی مدینے کی چاہت
کیوں نہ جاؤں میں سرکار کے روضے پہ ہارون
مجھ کو مدینے بلا رہی ہے مدینے کی چاہت

دل ٹھکانہ میرے حضور کا ہے
نام یگانہ میرے حضور کا ہے
ہارون اس کے ہم ہیں غلام
جو دیوانہ میرے حضور کا ہے

نازاں ہوں اس پہ کہ تمہارا ہے سہارا پایا
بے کس و ناچار تھا میں کیا خوب ہے چارا پایا
کچھ حال نہیں تھا جہاں میں ان کی غلامی کے بغیر
جب سے ہارونؔ ان کے ہوئے بلند قسمت کا ہے ستارا پایا

دل جگمگا رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ کے نام سے
یہ چین پا رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ کے نام سے
ہارونؔ ان کے دیوانے کو بہ کو
محفلیں سجا رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ کے نام سے

سرکار کی اُلفت سینے میں ہوا لیتی ہے
میرے دل کی دنیا مدینے میں مزہ لیتی ہے
کون محروم ہے آقا آخر تیری رحمت سے
فردوس بھی گنبدِ خضریٰ کا سایہ لیتی ہے

اور کچھ نہ سہی لیکن ان کے نغمہ سرا تو ہیں
عشق میں کامل نہیں اگرچہ ہم اہل وفا تو ہیں
چلتے چلتے کہہ دیتے ہیں نعت رسول عربی
ہارون شاعر نہیں ہم محبت آشنا تو ہیں

ہے سخی دربار غوث اعظم کا
نام لیتی ہے سنسار غوث اعظم کا
ہم سنی ان کے در کے منگتے ہیں
سینوں میں ہے پیار غوث اعظم کا

ابھی تک نصیب ہوئے نہ طیبہ کے منظر مجھے
بڑا دراز دیا ہے شاہ دین پیمانہ صبر مجھے
بجا کے پر خطا ہوں ہارون جو ہر قابل نہیں
اپنے آقا سے دل لگی ہے نہیں محشر کا ڈر مجھے

کیوں تیرے دامن میں چھپنے کی آرزو نہ ہو
اس کا کون ہوسکتا ہے بھلا جس کا تو نہ ہو
تیرے طفیل سے ہے یہ حاضر و موجود سب
تو اگر نہ تھا کچھ نہ تھا تو اگر نہ ہو تو یہ رنگ و بو نہ ہو

محبوب سبحانی بھی تو ' ظل رحمانی بھی تو
تو ہی سراپا پیکر حسن ' لاثانی بھی تو
توحید کا نور پھیلا آقا تیرے دم قدم سے
تجھ سے ظاہر خدا ' اس کا مظہر بھی تو نشانی بھی تو

حق نے بنایا ان کو رحمت دو جہاں
چمک اُٹھی ان سے قسمت نوع انسان
ان کی توصیف میں' میں کیا کہوں ہارون
وہی تسکین روح ' وہی راحت جاں

واہ کیسا چمکا ماہتاب مدینے میں
شرماتا ہے جا کر آفتاب مدینے میں
مدینے میں مرا دل ہے' دل میں ہے مدینہ
رہتے ہیں مرے رسالت مآب مدینے میں

(فاضل بریلوی شاہ احمد رضا خانؒ)

تو جامِ عشق، تو نامِ عشق، تو پیامِ عشق، عشق تیری چال ہے
عشق کا سماں، عشق کا نشاں، عشق کا جہاں تو سینوں کا اقبال ہے
عشق کا من، عشق چمن، عشق میں مگن، عشق تیری مثال ہے
تیرے عشق کی بو، تیرے عشق کی خو پھیلی چار سو کیا جنوب کیا شمال ہے

(اچھے خطیب کیلئے)

تیرا انداز بیاں ہے چاشنی سے بھرپور
تیری ادا سے ملتا ہے بے چین دل کو سرور
فیض پاتے رہیں تجھ سے اہلسنّت کے عوام
اپنی پناہ میں رکھے تجھے وہ ربّ غفور

جم جاتے ہیں سٹیج پے جو نہیں چھوڑتے
وہ نعت خواں خطیب ونقیب کا ہیں دل توڑتے
اگر محفل میں نظم ونسق کا فقدان ہو ہارون
پھر آنے والے سب جاتے ہیں دوڑتے

حصہ چہارم

زیب تنہائی

(غزلیات، منظومات، رباعیات)

○

لوگ کہتے ہیں کہ مجنون نے کام اچھا نہ کیا
کیا دلیل اس کی محبت کی جس نے ایسا نہ کیا

اپنا تو یہ دعویٰ تھا کہ ہوں جوہر یکتا
یوں پکڑا حوادث نے کہ یہ دعویٰ سچا نہ کیا

حالات کی گردش نے مجھے نہ جانے یہ کیا مجبور کیا
قائم رکھا کوئے جاناں سے تسلسل وقفہ نہ کیا

طلب کی خصلت سے ہاتھ آتا نہیں کبھی مقصد
تقاضے اس کے ہوئے پورے جس نے تقاضا نہ کیا

سر دھنتے رہے خطیب کی تقریر پہ اہل وطن
جدا تھا اپنا مزاج سحر بیانی نے مزہ نہ کیا

کھلنے کی خوشی میں رقصاں تھے پھول مگر ہم نے
ایک کلی کی بندش پہ گلشن کا تماشا نہ کیا

لمحے کی خطا ہی بن جاتی ہے کبھی روگِ حیات
کتنا جرم تھا ابلیس کا، بس سجدہ نہ کیا

چپ چاپ زمانے کے زخم سہتے رہے ہارونؔ
یہ الگ بات کبھی، سے کبھی شکوہ نہ کیا

○

جب کام محبت کرتی ہے آرام سویرے ہوتے ہیں
وہ جو دل سے جاتے ہیں دن رات اندھیرے ہوتے ہیں

جب کوچہ ان کا آتا ہے تب کیف نرالے ہوتے ہیں
سب لوگ گلی سے چلتے ہیں ہم جم کے ٹھہرے ہوتے ہیں

دیدار کو جب بھی جاتے ہیں وہ ہیرا پھیری کرتے ہیں
پیٹھ سمت کو ہوتی ہے وہ رُخ کو پھیرے ہوتے ہیں

ستارے ان کے جیسے ہیں یہ انجم ان پے مرتے ہیں
شام کو فلکی سارے یہ ان سے ہی اجالے لیتے ہیں

ہاروؔن غموں میں رہتے ہیں دل خون کے آنسو روتا ہے
ہر وار پے چھالے کرتے ہیں درد یہ گہرے ہوتے ہیں

○

بدل کر وفا جفائے آدمی ہو گئی' اچھے کاموں کی سب رخصتی ہو گئی
چراغِ دل سے جدا روشنی ہو گئی اچھی ملت تھی جو وہ بری ہو گئی

کھائے زخم ہیں سینے میں کتنے' قطرے لہو کے تھے پسینے میں کتنے
ملے دن عجیب جینے میں کتنے حیات اپنی کتنی بُری ہو گئی

رزق میں آ گئی ہے خوئے قماشی' وطن میں ہر سو ہے پھیلی عیاشی
اُمڈ آئی لوگوں میں عریانی فحاشی' ابلیس کی حرکت کھلی ہو گئی

اہل دانش کو کوئی اپناتا نہیں' اچھوں کو لیڈر کوئی بناتا نہیں
کام کا بندہ آگے آتا نہیں' کیوں زعیموں کی اچھے کمی ہو گئی

پسند آ گئے فرنگی ادا کے تقاضے' بر لاتے نہیں دین خدا کے تقاضے
مفقود ہو گئے ہیں حیا کے تقاضے غیرت کی اب خودکشی ہو گئی

گیا وہ دور ہے گیا گزر کہ اوروں کا تھے رکھتے درد جگر
الفتوں کی ہوئی تاریک سحر دلوں میں عام بے مروتی ہوگئی

مٹ گئی دلوں سے خوئے دلبرانہ' انداز سبھی کے ہوئے فاسقانہ
برداشت کر رہا ہے کیسے زمانہ' معصیتوں کی حد آخری ہوگئی

ہر کوئی سناتا ہے دکھ کی کہانی' نظر آتی نہیں وہ اُخوت پرانی
بہہ گیا بحر سخاوت کا پانی خشکی بدل کے تری ہو گئی

نظر آتا نہیں اب رشتوں کا رنگ' رہتے ہیں اپنے غیروں کے سنگ
دلوں پے چڑھا ہے قساوت کا زنگ رشتوں کی دنیا سرسری ہوگئی

آئے گا ایسا دور مطلب پرستی' پیش نظر ہوگی بس اپنی ہی ہستی
دیکھ لی ہم نے خودغرضی کی مستی' بات پرکھوں کی ساری کھری ہوگئی

نفرت کے بت توڑوں گا میں' ٹوٹے رشتے سبھی جوڑوں گا میں
اخوت کے نقشے چھوڑوں گا میں' میرے دل کی زندہ کلی ہوگئی

نصیحت کی باتیں کوئی سنتا نہیں' یہ حکمت کے موتی چنتا نہیں
کام اپنا ہارون اب بنتا نہیں مقدر میں اپنے بے بسی ہوگئی

○

سنا ہے دل کی دنیا میں اُمیدیں ٹھہر جاتی ہیں
یہ جگہ وہ ہے جہاں پے روحیں ٹھہر جاتی ہیں

بحرِ اُلفت کا تو کوئی بھی ساحل نہیں ہوتا
اُٹھ اُٹھ کے جستجو میں موجیں ٹھہر جاتی ہیں

ان کے رُخ کی تاب سے چمک جاتا ہے دن
شام پڑتی ہے جب اس پے زلفیں ٹھہر جاتی ہیں

مصیبت ہی تو از خود مصیبت کھینچ لاتی ہے
دل ہوتا ہے جب بنجر آفتیں ٹھہر جاتی ہیں

کچھ ایسی ہی تو بن گئی ہارون دل کی دنیا
امیدیں بر آتی نہیں، ہاں حسرتیں ٹھہر جاتی ہیں

○

آہیں جو نکلتی ہیں دعا بن کر
آتی ہیں فلک سے وہی قضا بن کر

بندہ بن کے رہنا ہی خوب ہے
کیا پایا فرعون نے خدا بن کر

رائیگاں جاتا نہیں شہیدوں کا لہو
ہتھیلی قوم کی سجاتا ہے حنا بن کر

ارواح کے عالم میں ہوئی خطا ایسی
زندگی مل گئی مجھے سزا بن کر

جفا سے شکوہ بھی مناسب نہیں
جیئے جاؤں گا میں پیکر وفا بن کر

تجھے سمجھوں اپنوں میں کہ غیروں میں
جئے جاتے ہو تم آخر کیا بن کر

ہارونؔ خلیل ہے وہ کہ کڑے وقت میں
جو سایہ فگن ہو جائے ردا بن کر

○

حکمران ہمارے کشکول لئے پھرتے ہیں
کیا خوب غلامی کا رول لئے پھرتے ہیں

پاکستانی قوم کے ہیں یہ دوست نما دشمن
بغل میں چھریاں ہاتھ میں ڈھول لئے پھرتے ہیں

دستیاب ان کو تو زر بھی ہے فقط کم زر میں
ایک ہم ہیں کہ اتنا مہنگا پٹرول لئے پھرتے ہیں

ان کی زبانوں پہ تو ہے جاری اسلام کی بات
لیکن یورپ کا سراسر یہ ماحول لئے پھرتے ہیں

نہ جانے کب سمجھے گی انہیں مری قوم ہارون
منافق ہیں یہ باتیں گول مول لئے پھرتے ہیں

○

نہ شاہوں سے نہ تاجداروں سے پوچھا
محبت کا صدمہ بیماروں سے پوچھا

غریبوں کے گھر کیوں جگمگاتے نہیں
فلک کے چمکتے ستاروں سے پوچھا

خزاں میں آخر کہاں مر جاتی ہو تم
جب بھی وہ آئیں بہاروں سے پوچھا

یہ دھرتی امیروں کی ہے مرہون منت
کروڑوں کا مسئلہ ہزاروں سے پوچھا

ارتجالاً ہارونؔ کہہ دیتا ہوں شعر
فن سیکھا ہے نہ فنکاروں سے پوچھا

○

بزم عالم میں جو بھی انسان ہوتا ہے
بہت کم ہوتا ہے کہ وہ شادمان ہوتا ہے

قمر کو روشنی دے کر خورشید اترا سکتا ہے کیوں
اندھیری شب میں یہی اس کا ترجمان ہوتا ہے

خدمت خلق کا جذبہ عبادت سے کسی طرح کم نہیں
بندہ ہے وہ جو خدا کے بندوں پے مہربان ہوتا ہے

انسان کی حقیقت کھلتی ہے واسطہ پڑنے کے بعد
سراب پر بھی طوالت سے پانی کا گمان ہوتا ہے

اقبال کی فکر کو جب سے خرد میں بسایا
حکمتوں سے معمور ہاروؔن میرا بیان ہوتا ہے

أين تذهبون

(9)

عاقبت سے غافل ہیں دل
سوئے دنیا مائل ہیں دل
ہر طرف ہے دولت کا جنون

فَــــاَيْــــنَ تَـــذْهَبُــوْنْ؟ [1]
فَــــاَيْــــنَ تَـــذْهَبُــوْنْ؟

نہ حمیت ہے نہ غیرت ہے
لوگو تم پے حیرت ہے
بدی میں نہیں ہر گز سکون

فَــــاَيْــــنَ تَـــذْهَبُــوْنْ؟
فَــــاَيْــــنَ تَـــذْهَبُــوْنْ؟

خدا کے حکم سے رو گرداں
جانے جا رہے ہیں کہاں
بندگان ابلیس ملعون

---

[1] پس تم کہاں جا رہے ہو؟

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

ہوئے اگر تم تارک صلوٰۃ

نہ دی اس کی راہ میں زکوٰۃ

تو گر جائے گا دین کا ستون

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

بس یورپ کی ہے اقتدا

بھول گئے ہم درسِ دینِ خدا

چھوڑ دیئے کام مسنون

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

لوگو ہوش سے تم کام لو

نبی کا دامن تم تھام لو

صدا دے رہا ہے ہارون

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

فَـــاَیْــنَ تَــذْھَبُــوْنَ ؟

هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْر

دیکھ لو چمکتے تارے
کہکشاں فلک کے سارے
کیسا ہے ان میں نور

هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْر ؟
هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْر ؟

سارے کہسار دیکھ لو
دیکھ لو بار بار دیکھ لو
دیکھو نزدیک اور دور

هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْر ؟
هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْر ؟

دیکھ لو سورج غور سے
نہیں لیتا چمک اور سے
کیا نور سے معمور

۱؎ کیا تم کہیں عیب دیکھتے ہو؟

هَـلْ تَـرٰی مِـنْ فُـطُـوْر ؟
هَـلْ تَـرٰی مِـنْ فُـطُـوْر ؟

جو کھلیں گی حقیقتیں
ہر چیز میں ہیں حکمتیں
ظاہر یا ہو مستور

هَـلْ تَـرٰی مِـنْ فُـطُـوْر ؟
هَـلْ تَـرٰی مِـنْ فُـطُـوْر ؟

حجت ہے جو بندوں پر
جو خوب سے ہے خوب تر
ہے وہ اللہ کا دستور

هَـلْ تَـرٰی مِـنْ فُـطُـوْر ؟
هَـلْ تَـرٰی مِـنْ فُـطُـوْر ؟

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

تو طلب نہ کر کوئی دلیل
آیات تجھ کو ہیں کفیل
کافی رب کی ہے برہان
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ[1]
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ

گراتا ہے یہ غفلت میں
پھنساتا ہے مصیبت میں
تیرا دشمن ہے شیطان
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ

بُرا ہو یا اچھا ہو
جھوٹا ہو یا سچا ہو
چند دن کا ہے مہمان

---

[1] جو کچھ ہے سب فنا ہونے والا ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ

سب کا وقت لکھا ہے
موت کا ذائقہ پکا ہے
جن ہو یا پھر ہو انسان
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ

ہمیشہ کس نے رہنا ہے
سب کو ہی تو مرنا ہے
جٹ ہو؟ سیّد یا پٹھان
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ

ہارونؔ قبر میں جانا ہے
اعمال کا بدلہ پانا ہے
ہے یہ قرآن کا اعلان
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانْ

○

نام رہتا نہیں سدا وطن کے بادشاہ کا
چرچا ہے ہر کہیں بس فن کے بادشاہ کا

صفات ہی تو دیتی ہیں سب کو اعلیٰ مقام
نام کس نے گلاب رکھا گلشن کے بادشاہ کا

لباس راحت و تسکین میں جنت ہے ملبوس
اور مصطفیٰ ﷺ نام ہے اس دلہن کے بادشاہ کا

بدتر ہے حکمرانوں کا ہے جو حاشیہ نشیں
کبھی نہ رہنا گدا تم بن کے بادشاہ کا

تیرے انداز بیاں سے کیوں جھومے نہ جہاں
ہارونؔ تو بھی شاگرد ہے سخن کے بادشاہ کا

خدا کا خوف

مؤمن کی پہچان ہے خدا کا خوف
ایمان کی جان ہے خدا کا خوف

ساری کامیابیاں اسی پر موقوف ہیں
نصرت کا نشاں ہے خدا ک اخوف

زمیں کی خصلت میں بھی ہے شامل یہی
رکھتا آسمان ہے خدا کا خوف

ملتا ہے آیتوں میں جا بجا اسی کا نشان
بتلاتا قرآن ہے خدا کا خوف

کیا ڈرائیں گے ہارونؔ مجھے منکر نکیر
اپنا تو سامان ہے خدا کا خوف

○

مرا شعار ہے نکتہ بیانی
لذتِ گفتار ہے نکتہ بیانی

وجودِ تقریر میں علوم کا
حسین اظہار ہے نکتہ بیانی

سمجھ میں آتی ہیں باتیں دقیق تر
تخیل کا نکھار ہے نکتہ بیانی

یہ دولت فقط خدا کی دین ہے
خزینہ بے شمار ہے نکتہ بیانی

ہارونؔ تو ہے شاگردِ رشید طاہر
تجھے سزا وار ہے نکتہ بیانی

دنیا

دستور یہاں کا کیسا ہے
ہر چیز یہاں پے پیسہ ہے
حال غریب کا ویسا ہے
دل دنیا سے تم دور کرو
حاصل حق کا نور کرو
روز ہزاروں مرتے ہیں
مٹی میں جا اُترتے ہیں
قلیل خدا سے ڈرتے ہیں
دل دنیا سے تم دور کرو
حاصل حق کا نور کرو

بہتا پانی سمجھو اس کو
تم فانی سمجھو اس کو
بس ایک کہانی سمجھو اس کو

دل دنیا سے تم دور کرو
حاصل حق کا نور کرو

کچھ زر نے آنا کام نہیں
حاصل اس کو دوام نہیں
یہ ہرگز تیری گام نہیں

دل دنیا سے تم دور کرو
حاصل حق کا نور کرو

ہارون غموں کی نگری ہے
ہر چیز یہاں پہ نظری ہے
تنگ یہاں کی چدری ہے

دل دنیا سے تم دور کرو
حاصل حق کا نور کرو

○

کردار کی گندی تختی سے ہم آپ سزائیں لیتے ہیں
کچھ قسمت اتنی بگڑی ہے سروں پے بلائیں لیتے ہیں

اندر کے ہم کالے ہیں، پر بنتے بھولے بھالے ہیں
تاریک دلوں کی نگری ہے چہروں کو ضیائیں دیتے ہیں

کل راز حقیقت کھولے گی، سر چڑھ کر جب یہ بولے گی
اوروں کی نصیحت کرتے ہیں خود آپ وبائیں لیتے ہیں

مدہوش ہیں ایسے دنیا میں، حالانکہ ہماری نگری میں
دکھ درد کے مارے لوگ ہزاروں روز صدائیں دیتے ہیں

درد بٹانا اوروں کا، ہارونؔ عبادت ہے ٹھہرا
مخلوق کے خدمت گر ہیں جو وہ خوب دعائیں لیتے ہیں

○

کسی کو آدمی دردِ دل سنائے کیوں
اتنے زخم سینے میں پھر کھائے کیوں

بحث و جدال کی گر اجازت نہیں مجھے
خدا نے آدم کو سب نام سکھائے کیوں

مری بات سننا جو گوارا نہ تھا آپ کو
مجھے اپنی محفل میں آپ لائے کیوں

پوشیدہ تیرے سینے میں ہیں ہزار بت
تیرے من میں نورِ حق سمائے کیوں

سچ بات سے ہمیشہ ہے جناب کو کلام
ہارون اپنی غزل آپ کو سنائے کیوں

حدیث

حدیث کیا ہے قولِ پیغمبر
آ بجو میں بند حکمت کا سمندر

کتنے ہیں پوشیدہ اس میں رموز
جان سکتا ہے فقط مردِ قلندر

ایمان کی جان ہے قرآن میں
قرآن کی جان حدیث کے اندر

کرتا نہیں جو حدیث کو تسلیم
عالم نہیں وہ معلومات کا کھنڈر

حدیث کے منکر کو روا نہیں مسجد
روا اس کو پنڈت کا ہے مندر

پندنامہ

اے ملت کے نوجوانو' افغان' سیّد' پٹھانو
درس خیر دے رہا ہوں تمہیں اگر تو جانو

تشخص کا زیاں ہے نہ ہی انسانیت کا زوال
گزرے تمہاری زندگی اگر مثل مہر بانو

سر تسلیم خم رہے تمہارا خالق کے حضور میں
حق کی خاطر تم لڑو باطل کو ہرگز نہ مانو

خودی کو نہ بھولو' رہو آپس میں نرم دل
غیر کے آگے مزاحمت ہو تمہاری صورت چٹانو

تمہاری روانیاں ہی ہیں باعث عروج وزوال
اے قوم کی زینتو' اے قوت کے خزانو

○

اسے سکوں کا مزہ کیا ملے حاصل جسے غم نہ ہوئے
وہ انساں کیسے جو زباں کے میٹھے دل کے نرم نہ ہوئے

اس محبت کا جواز کیا ہے' یہ الفت مجاز کیا ہے
جس میں کہ ہم' تم' اور ''تم'' ہم نہ ہوئے

یہ دل بن گیا۔ ہے کچھ ایسا دکھوں کا ٹھکانہ
تھک گیا ہوں سنا سنا کے نالے مگر کم نہ ہوئے

صدمے ہزار ہا پہنچے قوم کی کیفیت کو دیکھ کر
کونسی جا ہے قلب فگار کی جہاں زخم نہ ہوئے

ہاروؔن یہاں پے عاجز رہو سب سے نیکی کرو
اپنی خودی کو جو بھول گئے لوگ وہ محترم نہ ہوئے

○

دل میں رکھتا نہیں عشق و مستی آج کا مسلمان ہائے
نہ خلوص تجھ میں نہ سوزو ساز تیرا ایمان ہائے

تو کیسا مسافر ہے کہ اپنی منزل کی خبر نہیں تجھ کو
الجھ کر رہ گیا ہے بحر ظلمات میں تیرا کاروان ہائے

ضوابط اسلام سے جداگانہ رکھتا ہے زندگی کا طریق
یہ دور حاضر کا مرد مؤمن' یہ آج کا مسلمان ہائے

نہ ستارے ہیں نہ انجم نہ ہی طلوع شمس و قمر ہے
مطلع ہے سیاہ تیرا پُر نور نہیں تیرا آسماں ہائے

رنجیدہ کر گئی ہے مجھے باروَن میری قوم کی یہ روانی
بے جان ہو گئی ہے تڑپ تڑپ کے یہ میری جان ہائے

○

سوز و ساز و عشق و مستی تجھ میں عیاں نہیں
دل ہے جیسے مردہ تیرا، بدن میں جاں نہیں

نہ ڈھنگ تیرا دینی نہ مذہبی چال تیری
نام کا ہے تو مؤمن، حقیقت میں مسلماں نہیں

تجھ میں پائی نہیں ہے مہک دین حق کی
سوختہ ہے تیرا گلشن اس میں کوئی باغباں نہیں

تیرے اسلاف نے کیا تھا ضوفشاں جس کو
تاریک ہے اب وہ وطن اس میں چراغاں نہیں

طلب دنیا نے بسایا ہے تیرے دل میں ڈیرہ
ویرانہ ہے تیرا من تیرے من میں رحمن نہیں

رباعیات

اندازِ مردِ مؤمن فرنگی جیسا نہیں ہے
اللہ کی راہ ہے یہ ہرگز تماشا نہیں ہے
زن ہے کیوں تیرے شہر میں بے نقاب
پردے کی چیز ہے یہ سامانِ تماشا نہیں ہے

(اقبالؒ سے)

تیرے تخیلات میں نہاں تھا زندگی کا ضابطہ
تیرے پیام سے نکھر آتی ہے دل کی کلی کلی
ڈھونڈ سکوں کیونکر اقبالؔ کا ثانی دیارِ سخن میں
ایسے تو پردہ خاک سے نکلتے ہیں کبھی کبھی

(حضرت اقبالؒ سے)

ہے دیارِ سخن تیرے محیط میں حباب
تیرا سوز بے مثل تیرا درد لا جواب
تیری شاعری ہے حقیقت روح حیات
سمیٹا ہوا ہے جس میں رنگ حدیث و کتاب

نہ رہا قوم میں اب وہ تماشائے سحر خیزی
بالاتر آفاق میں ہیں نہ دنیا میں سر بلند
عالم ہست و بود میں نعمت ہے اخوت مؤمن
یہ نکتہ ہے سنایا میں نے بریلی تا دیوبند
کارہائے جرأت وہ کیا سیکھیں گے ہارون
مردہ ہوں دل جن کے آنکھیں ہوں بند

خونِ چنگیز سے سیراب ہے مسلماں کا وجود
خوئے درد ملت سے خالی ہے بندۂ مؤمن
موجود نہیں کچھ جس میں اب اسلاف کی خصلت
کیا اب بھی میراث نبوت کا والی ہے بندۂ مؤمن

اس قوم کو عظمت رفتہ عطا کر یا ربّ قیوم
کہ ہو گئی ہے یہ ملت دولت عشق سے محروم
مسجد میں خدا ہے تو سینما میں عزازیل
چلتی ہیں جہاں دونوں رسوم

دل مجھ کو وہ دے' تیری یادوں کا جو مسکن ہو
میری روح کو عطا کر دے' قطرۂ خون حلاج
تا مرگ تیرے ذکر میں' گزرے یہ میری حیات
چھین پائے نہ کبھی' مجھ سے یہ لمحات' ظالم ہے سماج

اس کیف زمیں بوسی کو ترپتی ہیں مساجد
جو کہ نظارا تھا بندۂ مؤمن کا نازِ نظر
ہائے کس درجے پہ لے آئی قوم کو گردش ایام
بدلے ہیں سبھی نے رسوم و رواج' اندازِ گزر

عارضی ہے یہ عالم' اسے فانی سمجھ کے گزر جا
شیطانِ لعین کو' تو دشمن جانی سمجھ کے گزر جا
جاہلوں سے واسطہ پڑے تو کر لے انہیں سلام
جو خاموشی سے گزر جائیں تو یہ بھی مہربانی سمجھ کے گزر جا

اسلاف سے سیکھا ہے میں نے باطل کے آگے سر نہ جھکانا
تختِ سولی پہ چڑھ کر بھی مجھے حق سے آتا ہے نبھانا
ہارون کیوں یاد نہ رکھے گا مجھے یہ گزرتا ہوا زمانہ
انداز میرا ہے سب سے جدا اور افکار ہیں یگانہ

☆

خدا کا شکر ہے کتاب کی تکمیل ہو گئی
مجھ پہ کس قدر نعمتِ ربِّ جلیل ہو گئی

تاریخ آغاز 05-05-07

تاریخ تکمیل 27-05-07

مجھ میں کمال کچھ بھی، خدا کی قسم نہیں
فرزند عباس کا ہوں، مرا فیض کم نہیں